اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۵) مطبوعہ ۹ - نومبر ۱۸۹۴ء بروز جمعہ جلد (۲۲)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے - ۳ ؏ ۱۱ ر

قیمت بیرونجات سے معہ محصول ڈاک - ۳ ؏ ۱۲ ر

قیمت دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی ۲ ؏ ۱۲ ر
ایک شخص کے نام سے سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دی جائیگی - ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائیگی ؛

ایڈیٹوریل

اور (یسوع نے) اُن سے (عماؤس بستی میں دو شاگردوں سے) کہا - کہ یوں لکھا - اور یوں ہی ضرور تھا کہ مسیح دکھ اُٹھاوے - اور تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھے ؛؛ لوقا ۲۴ - ۴۶ ؛

مسیح کا مصلوب ہو کر مارا جانا - اور تیسرے دن جی اُٹھنا کوئی قصہ کہانی کی مصنوعی یا فرضی بات نہیں - بلکہ ایک معتبر و مستند تواریخی ماجرا ہے ؛ پھر یہ تواریخی ماجرا بھی ایسا ہے - کہ جس کو کسی بت پرست یا ملحد واحد مؤرخ نے نہیں - بلکہ خدا پرست قوم کے متعدد اشخاص ملہم نے قلمبند کیا ہے - جو نہ صرف اس ماجرے کی کیفیت کو کانوں سے سننے والے - بلکہ آنکھوں سے دیکھنے والے تھے - کیونکہ "یہ ماجرا کونے میں نہیں ہوا" بلکہ ایک پبلک منظر تھا ؛ اگر علم تواریخ اس اُنیسویں صدی میں کچھ قابل یقین اور انسان کے لئے کارآمد متصور ہو سکتا تو ہم کوئی وجہ نہیں پاتے - کہ ایک ایسے تواریخی ماجرے کی صحت و صداقت میں - جس کی نہایت دقیق و موشگاف تحقیقات دوستانہ اور مخالفانہ ہر ایک پہلو سے کی گئی ہو کسی شک و شبہ کو دخل دیں ؛ اور موافقین و مخالفین کی اُن کثرت شہادتوں کو جو اُس کی نسبت قلمبند کی گئیں یکقلم نظرانداز کر دیں اس عجیب ماجرے کی نسبت ڈاکٹر ارنلڈ صاحب جو معقول تحقیقات و تلاش کے باعث بڑے مشہور و معروف عالم ہیں یوں بیان کرتے ہیں - کہ "میں بہت برسوں سے زمانہائے دیگر کی تاریخ کے مطالعہ میں مشغول رہا - تاکہ اُن لوگوں کی شہادتوں کو جنہوں نے اُن زمانوں کی بابت لکھا ہے آزماؤں - اور اُن کا موازنہ کروں اور میں انسان کی تاریخ میں ایک بھی ایسے مجرے کو نہیں جانتا جو اس بڑے نشان کی بہ نسبت خدا نے ہمیں دیا ہے کہ مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا ایک صاف دل متلاشی حق کے دل میں ہر قسم کی کامل تر اور بہتر شہادت سے ثابت کیا گیا ہے" ؛

اگرچہ خداوند مسیح نے اپنے مصلوب ہونے - اور پھر تیسرے روز جی اُٹھنے کی نسبت چند مرتبہ اپنے شاگردوں سے پیشین گوئی کی تھی - دیکھو متی ۱۶ - ۲۱ و ۱۷ - ۲۳ و ۲۰ - ۱۹ مرقس ۱۰ - ۳۳ و ۳۴ لیکن وہ اس امر سے - کہ یہ کیونکر ہوگا بالکل ناواقف تھے اور "وہ اس کلام کو آپس میں رکھ کر چرچا کرتے تھے - کہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے کیا معنی ہیں" ؛ انہوں نے عہد عتیق سے معلوم کیا تھا - کہ الیشع نبی نے ایک دولتمند عورت شونیم کے مُردہ بیٹے کو کس طرح زندہ کیا - کہ اُس نے خدا سے دعا مانگی - اور اُس لڑکے کے منہ پر اپنا منہ - اور اُس کی آنکھوں پر اپنی آنکھیں - اور اُس کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھے - اور اُس کا بدن گرم ہوا اور وہ جی اُٹھا ؛ اور مسیح کا عبادت خانہ

کے سردار یائیرس کی بیٹی کو اُس کا ہاتھ پکڑ کر طلیتا قومی (اے لڑکی میں تجھے کہتا ہوں اُٹھ) کہہ کر زندہ کر دینا۔ اور نائین شہر کی بیوہ کے نوجوان بیٹے کے تابوت کو چھو کر فرمانا۔ کہ "اے جوان میں تجھے کہتا ہوں اُٹھ" اور اُس کا اُٹھ بیٹھنا۔ بیت عنیاہ کے قبرستان میں چار دن کے مدفون مُردہ لعاذر کی قبر کھلوا کر بلند آواز سے مسیح کا چلانا۔ کہ "اے لعاذر باہر نکل آ" اور اُس کا کفن سے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے قبر سے باہر نکل آنا۔ یہہ سب کچھ تو انہیں بخوبی تمام معلوم تھا۔ اور اِن سب قدرت کے کاموں کو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے تھے۔ لیکن مسیح کا خود بخود مُردوں میں سے جی اُٹھنا اُن کے لئے ایک نہایت حل طلب معما تھا کیونکہ اُن کی انسانی عقل کے نزدیک یہہ مطلق غیر ممکن معلوم ہوتا تھا کہ مسیح اُس صورت و حالت میں جو اُس پر واقع ہوئی کہ اُس کے ہاتھ پاؤں چھیدنے سے تمام بدن کا خون نکل جائے۔ اور پسلی کے زخم نیزہ سے اُس کا دل چھد جائے تاہم وہ پھر صحیح و سالم اور زندہ ہو کر اُس قبر سے خود بخود نکل آوے۔ جس کے منہہ پر ایک بھاری پتھر رکھا ہوا ہو۔ اور مُہر کر دی گئی ہو۔ اور جس کی نگہبانی کیلئے مسلح رومی گارڈ متعین ہو۔ وہ ابھی مسیح کی اُس قدرت کاملہ سے بخوبی آگاہ نہوئے تھے کہ "اُس کو اپنی جان دے دینے کا اختیار ہے اور اُس کے پھر لینے کا اختیار ہے" کہ "عالم ارواح اور موت کی کنجیاں اُس کے پاس ہیں"

اب ادہر تو مسیح کے شاگردوں کا اُس کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی نسبت کم فہمی کا یہہ عالم تھا۔ اور اُدہر اُس کا جی اُٹھنا ہی اُس کی آلہی رسالت۔ الوہیت۔ ابنیت۔ اور مسیحائی بلکہ اُس کی تمام باتوں پر ایک ایسی مُہر تھی۔ کہ جس کے بغیر یہہ سب کچھ بالکل مشکوک رہ جاتا ؛ اُس نے اپنے مسیحائی اقتدار و اختیار کے ثبوت میں ابتدا ہی میں اُن یہودیوں کو جو اُس سے ایک غیر معمولی و قدرتی نشان کے طالب تھے فرمایا تھا۔ کہ "اس ہیکل کو ڈھا دو۔ اور میں اُسے تین دن میں کھڑا کروں گا" جس سے اُس کی یہہ مراد تھی۔ کہ تم مجھے مصلوب کرو۔ اور میں تیسرے روز پھر جی اُٹھوں گا۔ پس گر اُس کی یہہ پیشین گوئی جو اُس نے بار ہا اپنے عزیزوں و مخالفین کے سامنے کی تھی۔ پوری نہوتی۔ تو اُس کے تمام اعجازی کام۔ اور عمدہ تعلیمات وغیرہ ایک بے شبہ خدا رسیدہ اور مصلح و خیر خواہ انسان شخص کے کاموں اور تعلیمات کی فہرست میں درج ہونے کے سوا اور زیادہ کچھ درجہ نہ رکھتے ؛ مگر یہہ غیر ممکن تھا۔ کہ اُس اصدق الصادقین کی ایسی اہم اور ضروری پیشین گوئی کے پورا ہونے میں سر مو فرق پڑے۔ آسمان و زمین ٹل جائیں۔ مگر جو کلام اُس کے منہہ سے نکلا ہرگز نہیں ٹل سکتا ؛

گرچہ مسیح کے مخالف یہودیوں کے سردار کاہنوں اور فریسیوں نے۔ جو اس پیشین گوئی کو سن چکے تھے۔ مگر اس پر مسیح اور اُس کے شاگردوں کی کسی سازش کا گمان کرتے تھے اس کے روکنے کے لئے مقدور بھر کوشش کی جیسا لکھا ہے۔ کہ اُنہوں نے پلاطوس کے پاس جمع ہو کر کہا۔ اے خداوند ہمیں یاد ہے۔ کہ وہ دغاباز اپنے جیتے جی کہتا تھا۔ کہ میں تین دن بعد جی اُٹھوں گا۔ اس لئے حکم کر۔ کہ تیسرے دن تک قبر کی نگہبانی کریں۔ نہو کہ اُس کے شاگرد رات کو آ کر اُسے چُرا لے جائیں۔ اور لوگوں سے کہیں۔ کہ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔ تو یہہ پچھلا فریب پہلے سے بدتر ہوگا ؛ پلاطوس نے اُن سے کہا۔ تمہارے پاس پہرے والے ہیں۔ جا کر مقدور بھر اُسکی نگہبانی کرو ؛ اُنہوں نے جا کر اس پتھر پر مُہر کر دی۔ اور پہرے بٹھا کر قبر کی نگہبانی کی !!

متی ۲۷۔ ۶۲ سے ۶۶ تک +

بقول اخبار شمالی۔ مدراس میں جو نئی الحال دو ہندو ڈگری یافتہ مسیحی ہو گئے ہیں۔ انڈین مرر اُنکی اس غلطی پر افسوس کرتا۔ اور لکھتا ہے۔ کہ ڈگری یافتہ نوجوان ہندو جن کو تعلیم اور نئی روشنی کا مذاق حاصل ہو جاتا ہے۔ انہیں دوسرا مذہب اختیار کرنے کے وقت یہہ خیال رکھنا چاہئے۔ کہ وہ اپنی ذات کے واسطے اور ملک کے واسطے بہت بڑی ذمہ داری رکھتے ہیں ؛ اس میں شک نہیں کہ اُن میں سے بعض ڈگری یافتہ نوجوان بت پرستی کے قایل نہیں ہو سکتے۔ جو کہ ہندو مذہب کی پرستش میں ایک عام طریقہ ہو گیا ہے۔ لیکن کیا اُنہوں نے کبھی تکلیف گوارا کر کے یہہ بھی سوچا ہے کہ ہندو دہرم ایک کتنا بڑا وسیع مجموعہ تمام مذاہب اور ملتوں کا ہے۔ اور اُس سے ہر ایک عقیدہ اور مذاہب اور اصول اور خلائق کے آدمی کی تسلی کس طرح ہو سکتی ہے ؛ سچ تو یہہ ہے۔ کہ ہندو دہرم میں دنیا کے تمام مذاہب شامل ہیں۔ ہمارے بزرگوں نے اُس کے ایسے پختہ اور وسیع اصول رکھے ہیں۔ کہ اس دہرم میں سے دنیا کا کوئی مذہب خارج نہیں ہو سکتا ؛ وہ لوگ جو کہ بت پرستی کو پسند نہیں کر سکتے۔ وہ اگر عبادت کے طریقے حاصل کرنے کے لئے اور مذاہب میں شامل ہو جاتے ہیں۔ یہہ اُن کی سخت غلطی ہے۔ اور زیادہ افسوس یہہ ہے۔ کہ اس قسم کی غلطیاں ہمارے تعلیم یافتہ نوجوان وقتاً فوقتاً کرتے رہتے ہیں ؛ ہمارے خیال میں جو لوگ عیسائی مذہب کو قبول کیا کرتے ہیں اُن کو چاہئے۔ کہ پہلے وہ ہندو مذہب کو بخوبی سوچ لیا کریں۔ اور پھر کسی اور مذہب میں جو ہندو مذہب کے ساتھ کوئی نسبت رکھتا ہو شامل ہوا کریں"

انڈین مرر کا ایسا لکھنا بیشک اُس کی ہندو طبیعت کا قدرتی تقاضہ ہمدردی ہے لیکن اُس کو یہہ یقین رکھنا چاہئے۔ کہ تعلیم یافتہ ہندوؤں میں سے جو لوگ بصدق دلی مسیحی ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنی ذاتی اور ملکی ذمہ داری کے فرائض سے ہرگز غافل و بے پروا نہیں ہوتے۔ اور جبکہ وہ بت پرستی کو۔ جو بقول اُس کے ہندو مذہب کی پرستش کا عام طریقہ ہے۔ بوجہہ تعلیم اور نئی روشنی حاصل کرنیکے ناپسند کرتے ہیں۔ تو وہ ضرور پہلے ہندو مذہب کی تحقیقات کر لیتے ہیں اور اُس سے مطمئن نہو کر مسیحی مذہب کو آنکر اختیار کرتے ہیں ؛ نہ کہ باوجود تعلیم یافتہ ہونے کے اندہا دہند مسیحی ہو جاتے ہیں ؛ اور یہہ تو صرف ایک دعویٰ ہے اور بس۔ کہ ہندو دہرم میں دنیا کے تمام مذاہب شامل ہیں۔ حالانکہ تحقیقات و تجربہ اس کے خلاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ ہندو دہرم میں دنیا کے کسی غیر مذہب کو شامل کرنے کی بالکل گنجائش نہیں ہے۔ اور اُس کے اصول ایسے خام اور تنگ بزرگان ہنود نے قایم کئے ہیں۔ کہ محقق شخص اُن کو ہرگز قبول نہیں کر سکتا +

مرشد

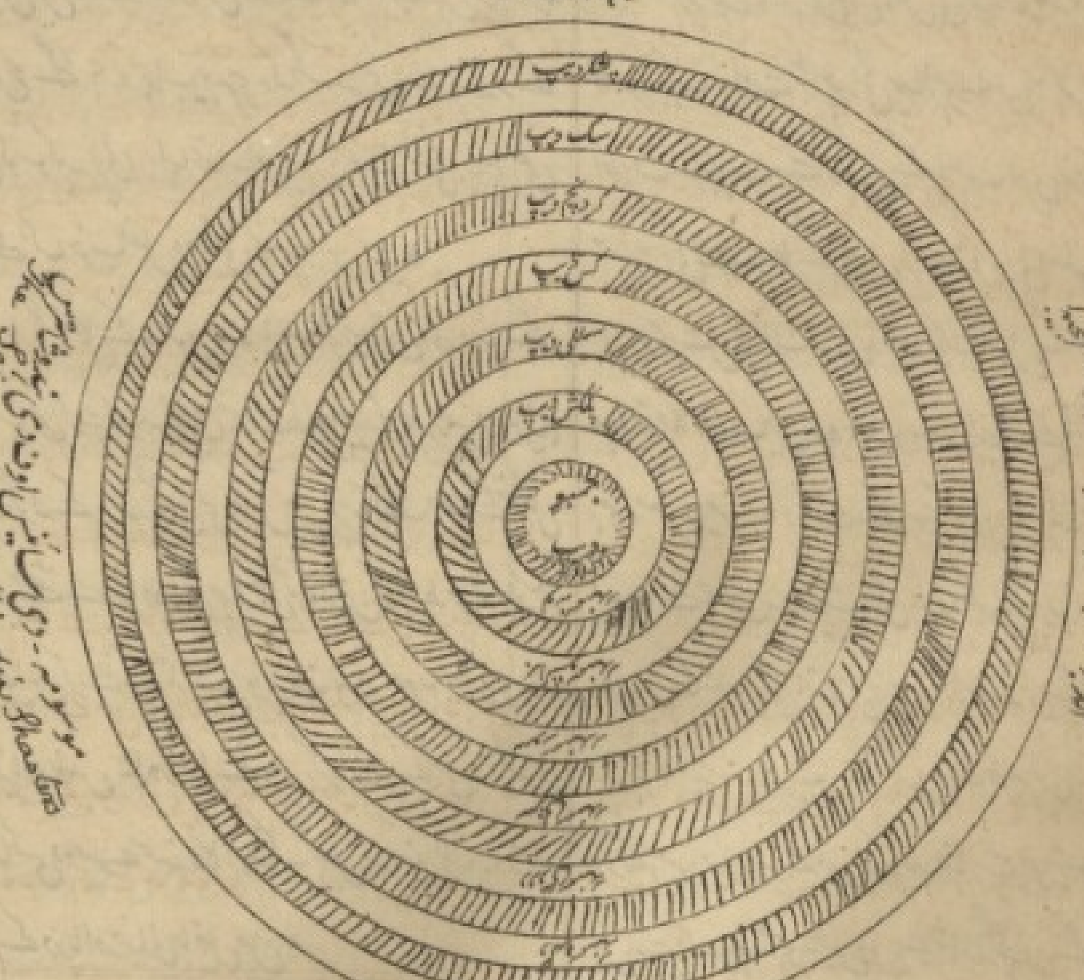
قدیم بزرگان ہند کی دانائی کا چوتھا نتیجہ

معروف بہ

ہندو سائیس (علم طبعیات)

(۱) ہندو خیال کا جغرافیہ روئے زمین ؛

No. 14.



نقشہ روئے زمین

"اکثر ہندو صاحبان اثناء گفتگو میں بڑے فخر سے کہا کرتے ہیں۔ کہ ہمارے بزرگ ایسے ایسے عقلمند و دانا تھے۔ اور کہ ہمارے ملک ہند سے دنیا کے کل علوم ایجاد ہوئے وغیرہ وغیرہ" جنکی مذہبی عقل و دانائی کے تین نتایج درج اخبار ہذا ہو چکے۔ یعنے ایک جات کا بندھن۔ اور اُس کے بد نتایج ؛ دوسرا مخالفت عقد ثانی بیوگان اور اس کے نتایج ؛ اور تیسرا در دشائے شدران۔ جن کے نتایج سے قدیم بزرگان ہند کی عقل و دانائی و منصف مزاجی کا پورا ثبوت ظاہر ہوگیا ؛ مگر اب ان کی قدیم عقل و دانائی کے چوتھے نتیجہ پر توجہ ہو جئے۔ جو معروف بہ ہندو سائیس ہے۔ جس کا اول بیان ہندو خیال کے موافق جغرافیہ روئے زمین ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے ؛

اگرچہ زمانہ حال کے موجودہ سائنس کے سبب ہر اہل عقل اور خصوصاً آجکل کے آریہ[*] صاحبان اُسکو صرف طفلانہ کہانیاں خیال کرینگے۔ مگر قدیم بزرگان ہند کے خیال کے موافق جغرافیہ روئے زمین یہی ہے جیسا اُنکی بعض مذہبی کتابوں سے ثابت و ظاہر ہوتا ہے چنانچہ۔

۱۔ (سطح زمین اور اُس میں سمندروں کے قایم ہونیکا طور)

سری بہاگوت میں لکھا ہے۔ کہ ایک زمانہ تھا جس میں کل پرتھوی (روئے زمین) کا سطح یکساں اور مستحکم میدان تھا پس اس سطح زمین میں سمندروں کے قایم ہونے کا طور یوں مذکور ہے۔ کہ شروع زمانہ ست جگ میں ایک مشہور راجہ تھا جس کا نام پرورتہیہ جو شمبہو کا بیٹا اور روشن کا عزیز شاگرد۔ اور تمام روئے زمین کا فرمانروا تھا ؛ وہ اپنی رعیت کی بے آرامی اور تکلیف پر جو رات کی تاریکی کے سبب اُن کے محنت و خفت کرنے میں اُن کو واقع ہوتی تھی آزردہ ہوا۔ اور ایک شاندار رتھ میں بیٹھکر سورج کے بجائے۔ اُس کے مغرب میں غروب ہو جانیکے بعد پرتھوی کو روشنی دینے کے لئے اپنے دل میں ارادہ کیا۔ اور اس کام کو اُس نے بڑی مستعدی سے اختیار کیا کیونکہ اُس کے جسم کی چمک دمک روز روشن آفتاب کی چمک دمک کے مانند تھی۔ اس لئے وہ اپنے شاندار رتھ میں جس میں صرف ایک پہیہ تھا سوار رہا۔ اور سورج کی تیز رفتاری کے موافق اُس نے اُس کو چلانا شروع کیا پس اس کے رتھ کے پہیہ کی تیز رفتاری کے سبب زمین میں سات بڑے بڑے سمندر پیدا ہو گئے مگر یہہ ذکر کہیں مذکور نہیں ہوا۔ کہ ان سمندروں میں مختلف ذایقے کے پانی وغیرہ کس طرح اور کیونکر پیدا ہو گئے ؟ +

---

[*] آجکل کے آریہ صاحبان سے مراد دیانندی آریہ ہیں جو دیانند سرسوتی کے زمانہ آپدیش سے جس نے ۱۸۷۵ء کے قریب اس کام کو شروع کیا ظاہر ہوئے +

۲۔ (زمین کے حصوں اور سمندروں کے نام) اب زمین کے ان سات مہادیپوں اور اُن کے سمندروں کے ناموں کی تفصیل جو بیہہ کی رگڑ کے باعث پیدا اور الگ الگ ہوگئے۔ سوا انکی وسعت جو ہر ایک دوسرے سے دگنا خیال کیا گیا۔ بعض پرانوں اور خصوصاً وشنو پران میں یوں مذکور ہی۔ جس کی کیفیت اوپر کے نقشہ کے ذریعہ پوری ثابت ہوتی ہی۔ یعنے نقشہ کے درمیان میں (۱) جمبو دیپ ہی۔ جس کے گرد کہاری پانی (لونہ) کا سمندر ہی جس کی وسعت ایک لاکھ جوجن (۱۰ لاکھ میل) ہی +

(۲) پلکش دیپ۔ جس کے گرد گنے کے رس (اکشو) کا سمندر ہی ۲ لاکھ جوجن +

(۳) سلمی دیپ۔ جس کے گرد شراب (سورا) کا سمندر ہی۔ ۴ لاکھ جوجن ہی +

(۴) کسن دیپ۔ جس کے گرد مکھن یا گھی (سرپی) کا سمندر ہی۔ ۸ لاکھ جوجن +

(۵) کرونچ دیپ۔ جس کے گرد کھٹے دہی (دودھی) کا سمندر ہی ۱۶ لاکھ جوجن +

(۶) سک دیپ۔ جس کے گرد دودھ (دگدھ) کا سمندر ہی ۳۲ لاکھ جوجن +

(۷) پشکر دیپ۔ جس کے گرد میٹھے وصاف پانی (جل) کا سمندر ہی ۶۴ لاکھ جوجن ہی +

ان سات دیپوں اور سمندروں کے بعد سورنا بہوم۔ (سنہری زمین) ہی جو سمندر آخر جل کے محیط ہی۔ اس سورنا بہوم کے گرد پہاڑوں کا ایک سلسلہ ہی۔ جس کو لوکا لوک کہتے ہیں۔ اُس کے دوسری جانب دہندکار (تاریکی) ہی۔ اور یہہ سب جگت ایک بیضہ کے خول سے گھیرا ہوا ہی +

۳۔ (جزیرے) علاوہ زمین کے ان سات بڑے بڑے دیپوں (حصوں) کے جو سب شکل میں کنول کے پھول کے مانند چپٹے ہیں۔ ہزار خورد و کلان جزیرے بھی خیال کئے گئے ہیں۔ جن کو اوپ دیپ کہتے ہیں۔ جن کے بننے و ظاہر ہونے کا حال دوسرے شاستروں سے یوں معلوم ہوتا ہی۔ کہ راجہ سگر نے جس کے ساٹھ ہزار پتر (بیٹے) تھے۔ جو کدو کے چھلکے میں بیجوں کے مانند پیدا ہوئے تھے۔ گھوڑے کی قربانی کرنے کا ارادہ کیا مگر گھوڑا غایب ہوگیا۔ ایسا کہ وہ کہیں نہ مل سکا۔ پس اُس کے بیٹوں نے چہار اطراف تلاش کرنیکے بعد خیال کیا۔ کہ مبادا وہ پاتال میں چلا گیا ہو۔ پس انہوں نے پاتال میں جانے کے لئے سمندر کی زمین کا کھودنا شروع کیا۔ اور اس کھودنے کی مٹی سے وہ جزیرے قائم ہو گئے۔ ان جزیروں اور سب بڑے دیپوں کی وسعت بعض پرانوں میں پچاس کروڑ جوجن خیال کی گئی ہی۔

لیکن جب یہہ سوال کیا جاتا ہی۔ کہ وہ لڑکے سمندر کی تہ زمین میں جانے۔ اور اس کے کھودنے کے سبب کس طرح ڈوبنے سے بچ گئے؟ تو جواب یہہ ہی۔ کہ اگستہ منی نے سمندر کے پانی کو سوکھہ (پی) لیا تھا۔ اور اس باعث خشکی ہو گئی تھی۔ دیکھیے کیا خوب عقل و دانائی کا سائنس ہی! +

مگر آجکل کے عالموں نے بذریعہ علمی ثبوتوں اور دنیا کے گرد سیاحی کرنیکے یہہ بخوبی ثابت کر دیا ہی۔ کہ یہہ زمین (دنیا) ایک گولہ کے مانند گول ہی۔ جس میں قریباً ایک حصہ کے خشکی اور دو حصے سے زیادہ پانی ہی۔ کل کرہ زمین کا محیط جو بذریعہ سیاحوں کے پیمایش کرنے کے ثابت ہوا صرف ۲۴۸۵۶ میل ہی۔ اس سے زیادہ نہیں۔ اور سوائے اس کرۂ زمین کے کسی دوسری دنیا یا کسی دوسرے سمندر کا آجتک کہیں پتہ نہیں لگتا۔ وہ صرف وہم کے دریا اور خیالی باتیں ہیں +

قدیم بزرگان ہند نے جس عقل و دانائی کے ساتھ اس پرتھوی (روئے زمین) کا حال۔ اور اس میں سمندروں اور جزیروں کے پیدا ہونے کا طور بیان کیا۔ اسی طور روئے زمین کے نامی و مشہور پہاڑوں۔ دریاؤں اور بعض درختوں کا بھی ذکر کیا ہی۔ جو حسب ذیل ہی:۔

۴۔ (دنیا کا بلند و نامی پہاڑ) جمبو دیپ۔ یعنے اس حصہ زمین کے مرکز میں۔ جس میں ہم رہتے ہیں۔ سب بلند پہاڑوں سے نہایت بلند سونے کا ایک پہاڑ ہی۔ جسکو مرو یا سمیرو کہتے ہیں۔ اس کی بابت مہابھارت میں یوں مذکور ہی۔ "ایک خوبصورت و بلند پہاڑ ہی۔ جس کا نام مرو ہی۔ جو ایک نہایت بلند جلالی تودہ ہی۔ اس کی سنہری چوٹیوں کی سطح سے سورج کی کرنیں عکس انداز ہیں۔ وہ سونے سے ملبس ہی۔ اور دیوتا اور گندہرو آسمانی گویّوں کی آمد و رفت کے باعث قابل تعظیم ہی۔ وہ غیر مفہوم ہی۔ اور ناپاک انسان اس کے نزدیک نہیں پہنچ سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ خوفناک سانپوں سے حفاظت کیا گیا ہی کثرت سے خودرو جنتی پودے اس کی اطراف کو زینت دیتے ہیں۔ اور اُس کی بلند چوٹی آسمانوں سے باتیں کرتی ہی"۔

برہمنندہ۔ پران میں اس کی بابت یہہ لکھا ہی: "سونے کا مرو ایک نہایت بڑا چورنگی پہاڑ ہی۔ اُس کا جسم اُس کے چہار اطراف کے بہت سے رنگوں کے باعث اونی تر ظاہر ہوتا۔ مشرق کی طرف برہما کے بچوں (برہمنوں) کی مانند وہ سفید ہی۔ جو وشن کی ناف سے بذریعہ ایک کنول کے پھول پیدا ہوا تھا۔ جنوب میں وہ زرد ہی۔ اور ویش کے مانند ظاہر ہوتا ہی۔ مغرب میں وہ درخت کے سوکھے پتوں کی مانند ہی اور اپنے بہت سے ناموں سے شدرا کی مانند دکھائی دیتا ہی۔ شمال میں وہ چاند کے گلاس کی مانند سرخ ہی۔ اور کشتری کے مانند دکھائی دیتا ہی۔ یہہ سب اپنے اپنے رنگوں سے ظاہر ہیں۔ برہما اندر اور تمام معبود بیان کرتے ہیں۔ کہ یہہ نہایت ہی بڑے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہی۔ جس میں بے شمار رنگوں کے جواہرات اور مختلف قوموں کی بود و باش ہی۔ اس پہاڑ پر وشن۔ شو اندر۔ اگنی۔ یاما۔ اور دیگر معبودوں کے استہان ہیں"۔

پہاڑ مذکور ۸۴۰۰۰ چوراسی ہزار جوجن (۶۷۲۰۰۰) میل سطح زمین کے اوپر بلند۔ اور ۱۶۰۰۰ جوجن (۱۲۸۰۰۰) میل زمین کے نیچے بیان کیا گیا ہی۔ مگر اُس کی شکل اور پہلوؤں کی بابت دیگر پرانوں اور بعض خیالوں میں مختلف رائیں بیان ہوئی ہیں۔ چنانچہ وشن پران میں لکھا ہی۔ وہ نیچے سے گھٹا

اوپر سے پتلا گاؤدم ہے: پدم پران میں لکھا ہے۔ وہ دھتورے کے
پھول کے مانند نیچے سے پتلا اور اوپر سے چوڑا ہے: جہاں گوری
کہتا ہے وہ چہار پہلو ہے: ساورنی کہتا ہے۔ وہ ہشت پہلو ہے: بتری
کہتا ہے وہ صد پہلو ہے: بہرگ کہتا ہے وہ ہزار پہلو ہے: گرگا کہتا ہے۔
وہ گوندھی ہوئی چوٹی کی طرح ہے: مگر اور کہتے ہیں وہ گول ہے وغیرہ
وغیرہ اس کے نیچے سات دوزخی اضلاع ہیں جن کو تال کہتے
جن میں سے ہر ایک کی وسعت بموجب وشنو پران دس ہزار
جوجن (اسی ہزار میل) ہے ان کے اور پاتیوں کے نیچے جہاں
پاتال (نرک) ہے +

۵- (دنیا کے بڑے مشہور دریا) کہتے ہیں جمبو دیپ کے
میدان چار دریاؤں سے سیراب کئے جاتے ہیں۔ ان چار
دھاروں میں سے ایک اصلی شاخ گنگا ہے۔ جسکو سورگ گنگا
کہتے ہیں: خیال کیا جاتا ہے کہ وہ قطبی ستارے میں وشنو
کے پاؤں سے نکلی ہے۔ اور چاند کے خالی دائرہ کو تر کر کے
مرو کی چوٹی پر گرتی ہے۔ جہاں وہ چار دھاروں میں منقسم
ہو جاتی ہے۔ جو چہار اطراف کو بہتی ہیں۔ جس کی بابت وائیو پران
میں بیان ذیل مذکور ہے:-

"پانی ایک امرت کی ندی کے مانند آسمان سے مرو کی
چوٹی پر گر کر سات نہروں میں اس کے گرد بہتا ہے۔ جن کا فاصلہ
چوراسی ہزار جوجن ہے۔ اور پھر چار ندیوں میں منقسم ہوتا ہے۔ جو
مرو کی بلند چوٹی سے گر کر چار جھیلوں میں گرتی ہیں۔ جن سے وہ
پہاڑوں کی چوٹیوں کو تر کرنے کے لئے ہوا میں نکلتی ہیں":

اوّل ندی۔ کوہ مندر سے نکلتی اور بہدرس کے خط
کو سیراب کرتی ہے +

دوم ندی۔ جنوبی شاخ گندہمدن کی طرف بہتی ہے۔
جسکو مہادیو اپنے سر پر لیتا ہے اور جس کا پانی اُس کے تمام جسم
سے گذر کر نہایت موثر ہو جاتا ہے +

سوم ندی۔ مہا بھگ یا چکشو ندی ہے۔ جو کیتو مالا کے
درمیان سے گذرتی ہے اور نہایت دریا کہلاتی ہے +

چہارم ندی۔ مرو کے شمال سے ایک شاخ سنہری کوہ
سوپرشو کے اوپر گرتی ہے جو بہدرا کہلاتی ہے۔

کہتے ہیں کہ یہہ چاروں دھارا اول ایک ایک جھیل میں
گرتی ہیں۔ یا جنگل کا حلقہ باندھتے ہیں۔ اور پھر ہوا میں پہاڑ کی
چوٹی پر چڑھ جاتی ہیں:

۶- (دنیا کے نامی مشہور درخت) اس حصہ زمین میں
چار پہاڑ مرو کے لئے بطور پشتوں کے خیال کئے گئے ہیں۔
جن میں سے ہر ایک کی بلندی دس ہزار جوجن ہے: مشرق کی
طرف کوہ مندر۔ جنوب کی طرف کوہ گندہمدن۔ مغرب کی
طرف کوہ وپیل۔ اور شمال کی طرف کوہ سوپرشو کہلاتے ہیں
ان میں ہر ایک پر جدا جدا درخت کدم۔ درخت جمبو۔ درخت
پیپل اور درخت وٹ ہے ہر ایک کا پھیلاؤ گیارہ ہزار جوجن
ہے۔ اور پہاڑوں کے اوپر ایک ایک جھنڈے کی مانند پھیلے ہوئی
ہیں: جمبو درخت کے سبب اس درمیانی حصہ دنیا کا نام
برِ اعظم جمبو دیپ کہلاتا ہے۔ اس درخت کے پھل ہاتھی کے
مانند بڑے ہوتے ہیں۔ جب وہ پک جاتے ہیں۔ تو پہاڑ
کی چوٹی پر گر پڑتے ہیں۔ اور اُن کے دبے ہوئے رس سے جمبو
دریا رواں ہو جاتا ہے۔ جس کا پانی اُس کے باشندے پیتے
ہیں۔ اور پینے کے نتیجہ میں وہ اپنے دن خوشی و تندرستی میں
گذارتے ہیں۔ جس سے نہ تو پسینہ کا نجس بخار ضعیف کرنے
کے لئے۔ اور نہ رگ و پٹھے کی بیماری زوال دینے کے لئے لاحق
ہوتی ہے: اس دریا کے کنارہ کی مٹی جمبو رس کو جذب کر کے اور
آہستہ آہستہ کی باد صرصر سے خشک ہو کر سونا بن جاتی ہے
جو جمبو ند کہلاتی ہے۔ جس کے ذریعہ سدھیوں کی زیبائش ہوتی ہے:

۷- (زمین کے سہارے) چونکہ ہر ایک چیز بغیر سہارے
زمین پر گر پڑتی ہے۔ اس لئے ہندو مصنفوں نے خیال کیا کہ زمین
بھی بغیر کسی سہارے (تھونی) کے خالی جگہہ میں نہیں ٹھہر سکتی:
پس اس لئے انہوں نے یہہ بھی ضرور سمجھا۔ کہ اس زمین کی
تھونی بھی لا انتہا (آن انت) ہونی چاہئے۔ اس وجہ سے
عام خیال پیدا ہوا۔ کہ زمین سانپ اننتا کے ہزار پھنوں پر
ٹھہری ہوئی ہے۔ اگرچہ خیال مذکورہ ہر ایک کیواسطے بہت آسان
تھا۔ مگر تاہم دیگر مصنفوں نے یہہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ زمین اول
سانپ اننتا کے پھنوں پر ٹھہرائی گئی۔ اور پھر ایک کچھوے
کی پیٹھ پر رکھی ہوئی ہے۔ اور وہ کچھوا آٹھ اطراف کے آٹھ ہاتھیوں
کے اوپر ہے: جب رامچندر نے کمان گنگا اپنے ہاتھ میں لی۔
تو لکشمن نے زمین ہلتی ہوئی معلوم کی۔ اور یوں کہا "اے زمین
تو رام کے بوجھ کو سنبھال لے۔ اے اننتا تو زمین اور رام کے
بوجھ کو اکٹھا سہارے۔ اے تینوں کرم دیو۔ زمین۔ اننتا اور رام
کے بوجھ کو سنبھال لو۔ اے ڈگ ہستی بار لم۔ زمین۔ اننتا
اور کرم دیو سب کے باہم فراہم ہوئے بوجھ کو سہارلو":

اس خیالی داستان کی نسبت سوال کیا جاتا ہے۔
کہ وہ ڈگ ہستی (ہاتھی) کس چیز پر ٹھہرے ہوئے ہیں؟
تو جواب ندارد: اگرچہ ہندوؤں کی بعض مذہبی کتابوں* کا ایسا
ہی خیال ہے۔ تاہم بھاسکر اچاریہ جوتشی نے اچھی طرح معلوم
کیا تھا۔ جیسا وہ اپنی پستک سدھانتا سرومنی میں ذکر کرتا ہے
"زمین خالق کی قدرت سے ہوا میں معلق ہے۔ زمین چاند کی منڈل
آسمان کے نیچے لٹکتی ہے":

۸- (زلزلہ زمین) جب کہ زمین کے سہارے سانپ
اننتا کے ہزار پھن کچھوے کی پیٹھ جو آٹھ ہاتھیوں کے اوپر
رکھا ہوا خیال کر لیا۔ تو اس خیال پر زلزلہ زمین کا ہی خوب ثبوت
دیا یعنے یہہ کہ ہزار پھن والا سانپ یا کوئی ڈگ ہستی (ہاتھی)
زمین کے بوجھ سے جب تھک جاتا ہے تو وہ دوسرا رخ تبدیل کرتا ہے
اور اس سبب زمین میں زلزلہ پیدا ہو جاتا ہے: لیکن اگر یہہ ٹھیک
خیال کیا جائے۔ تو ضرور ہے۔ کہ کل روئے زمین پر ایک لحظہ زلزلہ

* اگرچہ کچھ عرصہ سے بعض اہل عقل لوگوں نے۔ آجکل کی علمی روشنی
کے سبب بعض ایسی کتابوں اور خیالوں کو مطلق ترک کر دیا تاہم
ابھی تک کثرت سے ان کے معتقد و مقلد موجود ہیں +

محسوس ہو۔ مگر ایسا نہیں ہوتا۔ کبھی ایک ملک یا ایک جگہہ میں۔ اور کبھی دوسرے ملک یا دوسری جگہہ میں زلزلہ واقع ہوتا ہے جس سے دوسری جگہہ کے لوگ مطلق بے خبر رہتے ہیں۔ مگر وہ ثبوت جو دوسرے ملکوں کے عالموں نے زلزلۂ زمین کا ثابت کیا جس کی ماہیت سے بہت لوگ واقف ہیں ایک یقینی اور کامل ثبوت ہے٭

باقی آیندہ

راقم

بہادر مسیح - منادی

مسیحی شہادتوں کے مشاہدات

عنایت اللہ صاحب ناصر نے جو "چند ریمارک اس رسالہ مترجمہ حضرت سفیر پر نور افشاں مطبوعہ ۱۹ - اکتوبر میں لکھے ہیں۔ وہ اُس کے باب میں دلچسپی پیدا کر دینے کے لئے کافی متصور ہونگے :: افسوس کی بات ہے۔ کہ اردو خوان مسیحیوں کی عدم توجہی کی اس قدر شکایت کی جاتی ہے :: مجھکو ذاتی طور سے اس کا اندازہ کبھی نہوا تھا۔ اور اگر میں خود سفیر صاحب کا یہہ ریمارک نہ دیکھتا۔ کہ "اگر علیحدہ رسالہ چھپوایا جاتا۔ تو کوئی اُس کے لئے ایک کوڑی بھی خرچ نہ کرتا۔ صرف پچاس زاید کاپیاں بصورت رسالجات چھپوائی تھیں جو سب کی سب یونہی رکھی ہیں"۔ تو مجھکو اس امر کے باور کرنے میں تامل ہوتا :: نہ معلوم صرف اِس رسالہ کے ساتھ اردو خوان مسیحیوں کا یہہ سلوک تھا۔ یا وہ جملہ اردو تصنیفات کو اسی سرد مہری سے قبول کرتے ہیں کیا عجب۔ کہ لوگوں کو اس کی ضرورت اس وجہہ سے نہ رہی ہو۔ کہ ان کو نور افشاں کے پرچوں کے ذریعہ سے کل رسالہ مل چکا تھا :: مگر یہہ وجہہ معقول نہیں۔ کیونکہ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس طرح کے رسالوں کی قدر بھی عیسائی جماعت نے کچھ کم نہیں کی :: میری رائے ناقص میں ایک معقول وجہہ جس میں شکایت کی گنجایش بہت کم ہے۔ یہہ ہے۔ کہ ناظرین نور افشاں اور دوسرے عیسائی عموماً انگریزی خواں ہیں۔ اور یہہ رسالہ اصلی زبان میں بہتوں کی نظر سے گذر چکا ہے۔ پس اُس کے ترجمہ کی طرف التفات کم ہوئی۔ اگر کوئی تازہ تصنیف ہوتی۔ تو ایسا ہرگز نہوتا :: اردو خوان مسیحی اکثر انگریزی خوان بھی ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ غیر عیسائی عیسائی کتابوں کے قدر شناس بہت کم ہیں۔ اور جو ہیں بھی۔ تو وہ انگریزی خواں۔ جنکی انگریزی کتب تک بآسانی رسائی ہے۔ اور پرانے فیشن والے اردو خوان غیر عیسائی غیر مذہب کی کتاب کو دیکھنا غیر مستحسن سمجھتے ہیں ::

مگر بہر حال ضرور تھا۔ کہ اردو لٹریچر میں ایک ایسی کتاب بھی ہو جاوے :: بعض خیالات اس رسالہ میں ایسے ہیں۔ کہ محض اردو خوان لوگ ابتک اُن سے مانوس نہیں ہوئے :: مثلاً کتاب پیدایش کی بابت کہ "اُس کا پہلا باب بیئیل کے اور بابوں کی مانند علم طبعی کے لئے نہیں مگر مذہبی صداقت کے اظہار کے لئے لکھا گیا ہے۔ اس کا منشا تمام بت پرستی کو۔ اور خلقت پرستی کو دور کر دینے۔ اور خدائے واحد کی عبادت کی مضبوط بنیاد ڈالنے کا ہے :: اس کا مطلب خاص کر یہہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ ایک خدا انسان اور کل چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ کہ وہ پروردگار اور مخلصی اور نجات کا خدا ہے۔ اور اس واسطے سب میں سراسر ایک واحد زندہ اور سچا خدا ہے :: یہہ نہایت تحقیق ہے کہ پیدایش کی کتاب کے پہلے باب کا اعلیٰ مقصد صاف صاف مذہبی مقصد ہے :: نہ کہ ترتیب خلقت کی نسبت وہ طبعی حقیقتوں کا اظہار ہے :: باب اول ۳۔۵ کیونکہ طبعی حقیقتوں کے اظہار کے لئے الہام نہیں بلکہ اور علوم موضوع ہیں :: ہمیشہ یہہ مد نظر رکھنا چاہئے۔ کہ الہام کا حقیقی اور اصلی موضوع کیا ہے ::

خداوند مسیح نے بھی کتاب پیدایش کے اول باب کی حقیقت پر بہت زور دیا۔ اور بتایا۔ کہ جس "سراسر ایک واحد زندہ اور سچے خدا" کی تعلیم وہاں سب سے پہلے دی گئی اُسی "اکیلے سچے خدا" (یوحنا ۱۷:۳) کی بنیاد پر میں اپنا دین قایم کرتا ہوں۔ اور اُسی سچی توحید کو شریعت کا پہلا و مقدم حکم فرمایا :: عیسویت کی پہلی بنیاد تو یہی توحید الٰہی ہے۔ دوسری بنیاد خود مسیح ہے۔ اور اس رسالہ کے تیسرے باب سے "مسیح کی عدیم النظیر شخصیت" ہمکو معلوم ہوتی ہے۔ کہ مسیح ہی تمام انبیا اور اولیا پر ممتاز ہے :: کوئی معصوم نہیں۔ صرف مسیح معصوم ہے :: بلکہ عہد عتیق و عہد جدید یکساں تمام آدمیوں کو گناہ آلودہ اور پر گناہ فعلوں کے مجرم ظاہر کرتے ہیں۔ اناجیل یسوع کو بتلاتی ہیں۔ کہ وہ "خدا کا قدوس" تھا :: وہ ظاہر کرتی ہیں۔ کہ اُس نے مطلق بے گناہ ہونے کا دعویٰ کیا :: وہ کسی خطا میں کبھی نہیں پڑا۔ ایک لمحہ کے لئے اپنی خود مختاری ہرگز ہاتھ سے نہ دی المختصر جبکہ ہم عام بنی آدم کے ساتھ۔ درحالیکہ وہ خدا کی روح سے مقدس و مشرف بھی ہوئے ہوں۔ یسوع کا مقابلہ کرتے ہیں۔ تو ہم یہہ پاتے ہیں۔ کہ وہ تمام اخلاقی خوبی جو انسانیت کو زیب دیسکتی ہے۔ اپنے میں رکھتا ہے :: پس ہمکو یہہ کہدینے میں تامل نہیں ہو سکتا۔ کہ "ایک نہایت اعلیٰ شخص مسیحی دین کا بانی تھا۔ ہاں ایک ایسا شخص جو آدمی سے زیادہ بڑا ہے :: صفحہ ۹۔ کیونکہ بنی آدم میں صرف یہی ایک شخص ہے۔ کہ "تمام اخلاقی خوبی جو انسانیت کو زیب دیسکتی ہے۔ اپنے میں رکھتا ہے" خدا نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا تھا۔ مگر اُس نے اپنی صورت بگاڑ کر تمام بنی آدم کو شکست کر دیا :: پس خدا نے دوسرا آدم پیدا کیا اور اُس کو۔ اپنی صورت۔ اپنے جلال کی رونق۔ اور اپنی ماہیت کا نقش بنایا۔ اور جس طرح پہلے آدم کی آزمایش ہوئی۔ دوسرے کی بھی ہوئی۔ لیکن اس آدم نے "ایک لمحہ کے لئے بھی اپنی خود اختیاری ہاتھ سے نہ دی" :: اُس نے اپنی صورت کو بحال رکھا۔ اپنے نقش کو مٹنے نہیں دیا۔ اور جو فعل آدم اور اُس کی اولاد سے نہو سکا تھا کر دکھایا۔ اور جو لوگ اپنے نسب کو

کو اُس کے نسب کو اُس کے نسب سے ملا سکتے ہیں وہ اس آدم میں ہو کر اپنے تئیں خدا کی صورت بنا سکتے ہیں :۔ ہم یہ کہ مسیح خدا کا قدوس ہے۔ وہی ایسا شخص ہے جو آدمی ہو کر آدمی سے زیادہ بڑا ہے" اور اس قیاس پر۔ کہ وہ صرف ایک انسان محض ہے۔ وہ ہرگز ممکن الفہم نہ ہوگا :۔ اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے لئے یونیٹیرین اور بے ایمان لوگ بھی بعض اوقات کشادہ دل ہیں"

شاید یونیٹیرین اور بے ایمان لوگوں کے درمیان ایسا قریب رشتہ نہو۔ جیسا کہ ان دو ناموں کی عبارت میں قربت سے دکھلایا گیا ہے۔ مگر یہہ سچ ہے۔ کہ جس وقت مسیح کو انسان کہنے کے ساتھ آگے پیچھے "صرف" اور "محض" لگا دیا جاتا ہے۔ اُس کی عدیم النظیر شخصیت چھپ کر "ناممکن الفہم" ہو جاتی ہے۔

پس ہم اُمید کرتے ہیں کہ ہمارے عیسائی بھائی اس قسم کے رسالوں کو "نسیاً منسیاً" نہو جانے دیں گے۔ اور مصنف اور مترجم۔ اور نیز ریویو نویسوں کی محنت کی قدر کریں گے :۔ وہ تمام کتابیں جو انجیل کی حقانیت کی بنیاد پر دین مسیحی پر لکھی جاتی ہیں مسیحی بھائیوں کی توجہ کی مستحق ہیں۔ انکو اپنے دین کے ہر پہلو پر نظر رکھنا چاہئے۔ اور ہمیشہ اس سچے اصول کو جس کا اظہار مقدس اگسٹین نے فرمایا اپنا دستور العمل بنانا چاہئے" او سچائی تو واقف ہے۔ کہ میری جان کا اندرونی معز تیرے لئے کیسا مشتاق ہے" باب اوّل صـ۲۱

اکبر مسیح مختار ازباندہ ہ ۔ ۱

مائی ڈیر اڈیٹر

رسالہ انجمن حمایت اسلام بابت ماہ اگست ۱۸۹۳ء کمترین کی نظر سے گذرا :۔ مصنف رسالہ نے اس میں مسٹر فلنٹ کے مقابلہ یہودیت عیسائیت و اسلام کے خیالات کی تردید کرنے کی کوشش کی ہے :۔ رابرٹ فلنٹ ڈاکٹر آف ڈیوینٹی شہر گلاسگو کے واعظ ہیں۔ اُنہوں نے اپنے مقابلہ یہودیت ۔ عیسائیت و اسلام میں اسلام کی بابت یوں تحریر فرمایا ہے" اسلام اگرچہ یہودیت اور عیسائیت کے بعد پیدا ہوا ہے۔ مگر بہت کم واضح اور نہایت کچا مذہب ہے۔ اور بجائے اس کے کہ موحدانہ خیالات کو جو اُس نے دیگر مذاہب سے چرائے ہیں۔ زیادہ ترقی دیتا۔ اسلام نے اسکو ناقص اور خراب کر دیا ہے۔ اور خدا کو روحانی اور الٰہی اوصاف سے عاری دکھاتا ہے :۔ قرآن میں کہیں بھی حسن کی بو نہیں۔ وہ مذہبی جبر سے پُر ہے۔ اس کی عبادت ایک ذلیل اور اندھی اطاعت میں ہے۔ نہ کہ اعلیٰ التعظیم اور محبت میں :۔ اس میں ظاہری رسمیں بلا فکر کے ایمان ہیں" وغیرہ

مصنف رسالہ حمایت اسلام نے اس کی تردید کے لئے چند آیاتِ قرآنی مفصلہ ذیل عمل اور راستبازی کے بارے میں پیش کی ہیں :۔ مثلاً

عنکبوت ع۱۔ فاطر ع۱۔ یس ع۱۔ احزاب ع۴ ۔

اور بائبل کے مقامات مفصلہ ذیل پر حملہ کیا ہے۔ کہ اس میں خدا کو ظالم مسیح کو جھوٹھ بولنے کا مرتکب ثابت کیا ہے۔ قولہٗ۔ کتاب خروج باب ۲۰ درس ۵ میں تیرا خدا ایک حاسد+ خدا ہوں۔ ان کی اولاد کو سزا دیتا ہوں۔ تیسری اور چوتھی پشت تک جو مجھسے نفرت رکھتے ہیں :۔ ہم گناہ کریں اور پکڑے جائیں عیسیٰ علیہ السلام ۔ یوحنا ۷ باب" خدا کے بیٹے مسیح نے کہا کہ تم عید میں جاؤ۔ میں ابھی عید میں نہیں جاؤنگا یوحنا ۷ ۔ ۳ +

وہ یہہ باتیں کہہ کے گلیل میں آیا۔ لیکن جب اُس کے بھائی روانہ ہوگئے۔ تب وہ بھی عید میں گیا ظاہرا نہیں۔ بلکہ چھپکے۔ ملاخط ہو کہ اچھی راستبازی ہے" ۱ قول۔ اکثر دیکھا گیا۔ کہ اہل اسلام عبارت کو سرسری پڑھکر اعتراض کر دیتے ہیں۔ لیکن اگر اس کے مطلب کو بخوبی غور سے دیکھا جائے۔ تو کبھی ایسے فضول اعتراضات نہ کریں۔

اس چوتھے حکم میں خدا بنی اسرائیل پر ظاہر کرتا ہے کہ مجھکو بت پرستی سے نہایت نفرت ہے۔ جو کوئی تم میں سے اسکا مرتکب ہوگا۔ اُس کو ایسی سخت سزا دی جائیگی۔ کہ جس کی تاثیر تیسری یا چوتھی پشت تک پہنچیگی۔ مثلاً کسی مرض کی سزا جیسا کہ تپ دق۔ سل۔ جذام۔ وغیرہ (۲) پھر اس حکم سے یہہ مراد ہے۔ کہ اگر باپ بت پرستی کریگا۔ اور اس کا بیٹا۔ پوتا۔ اور پڑپوتا۔ اس کے نقش قدم پر چل کر بت پرستی میں مبتلا ہوں گے۔ تو اُن کو سخت سزا دی جائیگی۔ کیونکہ آدمی کی عمر چوتھی پشت کے پیدا ہونے تک قائم رہ سکتی ہے۔ اسی لحاظ سے تیسری چوتھی پشت کا ذکر کیا گیا ہے +

(۳) انجیر میں ہم کئی ایک نظیر دیکھتے ہیں۔ جن سے باپ کے گناہ کی سزا بیٹے۔ پوتے۔ اور پڑپوتے۔ تک پہنچتی ہے۔ اگر انجیل یا بیبل میں یہہ باتیں پائی جاتی ہیں تو روبیلڈ ریلیجن میں ایسی باتوں کا موجود ہونا کوئی نامناسب امر نہیں ہے :۔ (۴) قوم یہود میں باپ کے ساتھ بیٹوں کو برکات اور سزا میں شریک کرنے کا عام محاورہ تھا۔ مثلاً۔ ابراہام کے وعدہ برکات سے تمام اس کی اولاد کی برکات تصور کی گئی ہیں :۔ جب پنطوس پلاطوس نے مسیح کو بے گناہ سمجھکر اپنے ہاتھ دھو کر کہا۔ کہ میں اس کے خون سے پاک ہوں۔ تو یہودیوں نے کہا۔ کہ" اس کا خون ہم پر۔ اور ہماری اولاد پر ہو :۔ چنانچہ اب بھی لوگوں میں یہہ محاورہ ہے کہ جب کسی لغت کو بذریعہ قسم لیتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ کہ ہمارے آگے اور ہماری اولاد کے آگے آوے +

پھر خداوند مسیح نے جو عید میں جانے سے انکار کیا۔ تو مسیح نے یہہ نہیں کہا۔ کہ میں بالکل عید میں نہیں جاؤنگا۔ بلکہ اس کی یہہ مراد تھی۔ کہ جس طرح سے تم چاہتے ہو میں اس طرح پر نہیں جاؤں گا۔ دوئم وہاں لفظ ابھی کا صاف پڑا ہے۔ جس سے صاف سمجھا جاتا ہے۔ کہ مسیح کا اپنے برادران کی منشا کے بموجب شہرت کے ساتھ جانے کا ارادہ نہ تھا کیونکہ اُس نے صاف کہدیا۔ کہ میرا وقت ہنوز نہیں آیا ہے۔ معترض صاحب کا مسیح کی راستبازی پر نکتہ چینی کرنا محض فضول ہے۔ کیونکہ مسیح کے دشمن بھی اس میں کوئی عیب نہ پکڑ سکے۔ بلکہ مسیح نے صاف اپنے دشمنوں سے کہا۔ کہ" کون تم میں سے مجھ پر گناہ ثابت کر سکتا ہے"

+ غیور کا ترجمہ حاسد کیا۔ یہہ مترجم کے سہو پر دال ہے۔

ہاں ایسی باتیں محمد صاحب کی نسبت تو بہت ہیں جو تاریخی طور پر ثابت ہیں:۔ مثلاً موقع جنگ بدر میں محمد صاحب ایک صحابی کو لے کر قریش کی خبر دریافت کرنے کو لشکر سے باہر نکلے۔ کچھ دور جا کر ایک پیر مرد ملا۔ اُس سے محمد صاحب نے کہا۔ تجھے کچھ قریش اور محمد کی خبر ہے۔ کہ وہ لوگ کہاں ہوں گے؟ بڈھا بولا میں نہیں بتلاتا۔ جبتک تو نہ بتلائے کہ تو کون ہے؟ محمد صاحب نے کہا۔ جبتک تو میرے سوال کا جواب نہ دے تب تک میں تجھے ہرگز نہ بتلاؤں گا۔ کہ میں کون ہوں۔ بڈھے نے کہا مجھے خبر ملی ہے۔ کہ فلاں تاریخ محمد صاحب اور اُس کے یار مدینہ سے نکلے ہیں۔ اگر یہہ خبر درست ہے۔ تو آج محمد کا مقام فلاں جگہہ ہوگا۔ اور اسی جگہہ اُس دن مسلمان مقیم تھے:۔ پھر بڈھا بولا اور مجھے خبر ملی ہے۔ کہ فلاں تاریخ قریش مکہ سے چلے ہیں۔ اگر یہہ صحیح ہے تو آج وہ فلاں مقام پر ہوں گے۔ اور اُس روز قریش اُس جگہہ پر مقیم تھے:۔ تب اُس پیرمرد نے کہا۔ کہ اب تم بتلاؤ۔ کہ تم کون ہو؟ محمد صاحب نے کہا۔ کہ نحن من الماء یعنے ہم پانی سے ہیں۔ اور مطلب حضرت کا یہہ تھا۔ کہ بڈھا وہم میں پڑجائے۔ اور جانے کہ یہہ شخص عراقی ہے۔ کیونکہ اہل عرب اہل عراق کو اہل الماء کہتے تھے۔ مگر مولویوں نے عیب پوشی کے لئے اس کے معنے یہہ بتلائے ہیں۔ کہ ہم نطفہ منی سے پیدا ہوئے ہیں:۔ اگرچہ یہہ بات سچ ہے۔ مگر سارے آدمی ایسے ہیں۔ نہ صرف محمد صاحب دیکھو یہاں دو گناہ پائے جاتے ہیں + اول یہہ کہ اپنے وعدہ کے موافق آپکو نہ بتلایا۔ دوسرے اُس کو دہو کہ دیا۔ کہ آپ کو عراقی آدمی بتلایا۔ ناظرین مسیح کے کلام اور محمد صاحب کے اس بیان کو ملاحظہ کر کے خود فیصلہ کر لیں +

احقر مسیح الدولہ ٹیچر
مشن سکول لودہیانہ

ضروری نوٹس

نورافشاں کے معزز نامہ نگاروں کو معلوم ہو۔ کہ ۱۲ اکتوبر ۱۸۹۴ء کے پرچہ نورافشاں میں "نامہ نگاران نورافشاں کی خدمت میں گذارش" کے عنوان سے مرزا کادیانی کی بابت ہدایت شایع ہوئی تھی۔ کہ آیندہ کو کوئی شخص نامبردہ کی نسبت کچھ نہ لکھے جس پر لایق نامہ نگاران کی دل شکنی ہوئی۔ میری رائے میں نورافشاں کا عذر معقول ہے۔ اور اُس کا نوٹس پاک ہے۔ کیونکہ ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک کا مقولہ عین درست ہے۔ کجا نورافشاں۔ جو دنیا کے نور کا ذاکر ہے۔ اور کہاں مرزا کادیانی کا ذکر جو دنیا سے متروک ہے!

لیکن نامہ نگار صاحبان دل آزردہ نہ ہوویں۔ آپکی مرزا کی نسبت خامہ فرسائی کے لئے ہم نے ایک بڑا بھاری وسیع میدان نکال دیا ہے۔ آپ شوق سے اپنی قلم کو مرزا کادیانی اور اُس کے حواریین پر چلنے دیں۔ اور حوصلہ کو ہاتھ سے نہ دیں۔ اس کمی کو ہم نے پورا کیا ہے۔ اور ایک رسالہ "ظہور الحق" سیالکوٹ سے نکالا ہے جس کا پہلا نمبر شایع ہو چکا ہے۔ اور نمبر دوم کے لئے ہم تکے بیٹھے ہیں۔ اگر نورافشاں اپنے لایق فایق نامہ نگاروں کو تھوڑے عرصہ کے لئے ہمیں مانگے دیدیں۔ تو فوراً یہہ نمبر شایع کیا جاویگا۔ اور ہم نورافشاں کے بھی ممنون احسان ہونگے:۔

یہہ رسالہ سیالکوٹ یو۔ پی مشن و سکاچ مشن کے چند نوجوانوں نے اپنے خاص چندہ سے نکالا ہے۔ اور بعض دوستوں نے جو پیرو نجات میں ہیں ہماری مدد کی ہے۔ اس رسالہ کے اصل مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) "رسالہ نور الحق مرزائی سیالکوٹ" کو دندان شکن جواب اور مرزا اور اُس کے حواریوں کی سوانح عمری کا فوٹو پبلک کو ادب سے دکھانا:۔

(۲) میاں مرزا کادیانی کا الہمی مرض اور اُس کا معقول علاج:۔

(۳) مرزا کادیانی کی باغیانہ چال کا ثبوت گورنمنٹ کے سامنے بڑے ادب کے ساتھ پیش کرنا۔ اور اُس کی جھوٹی مسیحائی کا ثبوت دینا +

(۴) نامہ نگاران خواہ نثر لکھیں یا نظم۔ لیکن خوشخط ہونے کے علاوہ اپنا پورا نام لکھیں۔ کیونکہ نام بتانا ہمارا شیوہ نہ ہوگا:۔ ع

(۵) رؤسا و امرا سے اپنی کمی پوری کرے گا۔ اور مفت خوروں اور چپاتی شکموں کو مفت میں اپنا ظہور دکھا دیگا +

(۶) کل مضمون و خط و کتابت جو میاں مرزا اور نیز اُس کے حواریوں کے متعلق ہوں وہ بنام منشی بدرالدین عیسائی مدرس سکاچ مشن چھاؤنی سیالکوٹ آخر اکتوبر ۹۴ء تک آنا چاہئیں۔ فقط

الراقم
بدرالدین عیسائی مدرس چھاؤنی سیالکوٹ

ہم افسوس کرتے ہیں۔ کہ یہہ آرٹیکل سہواً بروقت درج اخبار ہونے سے رہ گیا۔ لیکن اگر وہ رسالہ جس کا یہہ نوٹس ہے ماہوار جاری ہو تو کچھ ہرج نہ ہوگا + (ایڈیٹر)

اِلتماس ضروری

مضمون "بعض خیالات محمدی پر سرسری ریمارکس" جو چند ہفتوں سے اخبار ہذا میں درج ہو رہا تھا بفضل الٰہی پرچہ نورافشان مطبوعہ ۲ نومبر سنہ حال میں ختم ہو گیا مگر چونکہ مسودہ نہایت بدخط ہے بدینوجہ سہو کاتب سے بعض غلطیاں واقع ہو گئیں مثلاً بعض آیات بائبل و رکوعات قرآن کے اکثر نمبر

اور بعض الفاظ کچھ کے کچھ لکھے گئے یا بعض الفاظ مطلق چھوٹ گئے وغیرہ وغیرہ۔ بعض مضامین مثلاً نمبر۵ بابت قسم نمبر۱۳۔ بابت اوراد۔ نمبر۲۱۔ بابت جنتر۔ منتر۔ تعویذ و گنڈے وغیرہ میں بعض چلّے خصوصاً محمدی دہنڈوں کے مقابلہ میں مطلق چھوٹ گئے جن کی تحریر کا مطلب بخوبی سمجھ میں آنا کچھ دشوار ہو گیا ہے۔ پس اُن کی تصحیح کا لکھنا بسبب عدم گنجایش اخبار ملتوی رکھا گیا۔ لیکن اگر کوئی صاحب بعض غلطیوں کی بابت دریافت کرنا چاہیں تو بذریعہ پوسٹ کارڈ تحریر فرمائیں فوراً جواب دیا جاوے گا +

نیز یہہ بھی واضح ہو کہ بعض صاحبان نے مضمون ہذا کو پسند فرما کر اس کو علیحدہ ایک رسالہ کی صورت میں چھپوانے کے لئے رائے ظاہر کی ہے۔ پس بدیں وجہ اس کے مندرجہ مضامین کو معہ بعض دیگر مضامین شامل کر کے پوری عبارت۔ ترتیب اور صحت و درستی کے ساتھ لکھ کر ایک رسالہ کی صورت میں مسائل تلاثہ کے نام سے کچھ عرصہ بعد طبع بھی کرایا جائے گا +

راقم خاکسار
بہادر مسیح۔ منادو۔ ازجھجر

اِلتماس

اگر کسی کالج یا ہائی سکول میں عربی یا فارسی پروفیسر یا مدرس اول درکار ہو یا کسی ڈویونیٹی یا تھیالوجیکل سکول میں مدرس اعلیٰ کی ضرورت ہو یا کہیں اڈیٹر یا منیجر کی تلاش ہو تو خاکسار کو یاد فرماویں۔ وقت ضرورت اسناد پیش کریگا +

الملتمس
شاہ ابو صالح منظر بنارسی
نزد پادری آیچ جیکسن صاحب پریزائڈنگ لڈر امریکن مشن تین کوٹھیا۔
مظفر پور ضلع ترہت

واقعات و حوادث

زار روس کی وفات

الگزنڈر سوم کی بیماری آخر کار مہلک نکلی اور اُن ڈاکٹروں کی پیشین گوئی سچ ہو گئی جو کہتے تھے کہ بچنا محال ہے :: اس حسرت ناک واقعہ نے یہہ صحیح بات دوبارہ زور سے ثابت کر دی ہے کہ موت باوجود ہر ایک علاج اور مسیحا نفس ڈاکٹروں کی تمام کوششوں کے اپنا کام کر جاتی ہے۔ اس وقت یورپ کے تمام درباروں میں ماتم کی سیاہی چھائی ہوگی اور زیادہ تر افسوس کی وجہ یہہ ہے کہ زار روس اول درجہ کے مشہور امن دوست اور مخالف جنگ و جدل تھے :: اگر آپ جنگ جو خیال کے ہونے کی بجائے کمزور طبیعت کے فرمانروا بھی ہوتے تو یورپ میں عالمگیر لڑائی عرصہ سے مشتعل ہو گئی ہوتی :: اب روس کے تخت پر جو صاحب زینت بخش ہوں گے اہل ہند کو اُن سے نیاز کا شرف حاصل ہے کیونکہ اس بات کو دو سال سے زیادہ عرصہ نہیں گذرا ہے کہ زار روئے زمین کی سیر کرتے ہوئے ہندوستان میں بھی تشریف لائے تھے :: انکا استقبال جس تپاک سے کیا گیا تھا اس سے گریٹ برٹن اور رشیا کے درمیان سلسلہ اتحاد دو چند مضبوط ہو گیا ہے اور اگر جناب ممدوح سیاحت روئے زمین کے تجربوں سے فائدہ اُٹھا کر اپنے مرحوم والد بزرگوار کے قدم بقدم چلنے کی کوشش کرینگے تو سرحدی معاملات میں پیچیدگی کے واقع ہونے کا تمام اندیشہ یکقلم جاتا رہے گا :: اسبارہ میں ہم اگر کوئی آرزو ظاہر کر سکتے ہیں تو یہہ ہے کہ ولیعہد صاحب اپنے ملک کی اُس پارٹی کو اُبھرنے نہ دیں جو سرحدی چھیڑ چھاڑ کی عادت میں پڑ کر جنگ کے خیالات پر اُدھار کھائے بیٹھی ہے اور اگر وہ توسیع سلطنت کے ارادہ کو خیر باد کہکر موجودہ سلطنت کی عظیم وسعت کے بخوبی قابو میں رکھنے میں اپنی کوشش کو مرکوز کریں گے تو زیادہ دیر تک آرام و آسایش کی زندگی اُن کے لئے یقینی ہوگی نئے شہنشاہ کے لئے اپنی رعایا کے خوش رکھنے اور ہندوستان کے برباد کرنے کا کام کافی و وافی عظیم ہے بشرطیکہ وہ پرامن حکومت کا مزا لوٹنا چاہیں لیکن اگر وہ بدقسمتی سے بتقاضائے جوش جوانی کے جنگجو پارٹی کے جھانسہ میں آکر بے اعتدال فارن پالیسی پر زور دیں گے تو خود ان کے لئے باعث ہزار افسوس و پشیمانی ہوگا + (عام)

فریبی کیمیاگر

دہلی۔ باوجودیکہ کیمیاگر فقیروں کی چالاکیاں مشہور ہیں مگر پھر بھی لوگ دھوکے میں آہی جاتے ہیں۔ چنانچہ بازار چاوڑی میں کسی فقیر نے دینا ناتھ گھانڈ والے کو اول کچھ سونا چاندی تانبا ملا کر سونا بنا دیا جب اُسے عقیدہ ہو گیا اور کئی دن تک آمد و رفت رہی تو کہا کہ جس قدر سونا چاندی زیادہ ہوگا اُسی قدر سونا بنجاویگا۔ اُس نے ایکہزار کا سونا اور پانسو روپیہ کی چاندی فوراً لادی اور اپنے نزدیک ہر طرح کی ہوشیاری کرتا رہا۔ مگر فقیر کام ہی کر گیا۔ یعنے بظاہر سونا چاندی ایک ہانڈی میں بند کر کے اُسے دیدیا اور کہہ گیا کہ گھر جا کر دیکھو اُس نے جو گھر پہنچکر دیکھا تو کنکر پتھر تھے بیچارہ سر پیٹ کر رہ گیا +

ڈاک خانہ میں آدمیوں کا پوسٹ ہونا

ڈاکخانہ سوکا ٹیج (انگلستان) میں ایک عورت نے درخواست کی کہ مجھے رستہ نہیں ملتا۔ معرفت ڈاک خانہ کے میں اپنے مقام پر پہنچا دیجاؤں۔ چنانچہ تین پنس اُس سے وصول کر کے ایک خاص ہرکارہ اُس کے سپرد کر دیا گیا اور ہیڈ کے ڈاک خانہ سے اُس عورت کی رسید لایا +

فسادِ پونا

مخزن لکھتا ہے۔ کہ ہم اِس یقین سے گریز نہیں کر سکتے۔ کہ جو جھگڑا پونا میں ہوا اُس کے زیادہ جوابدہ اردو اخبار ہیں۔ جو بعض اُن میں تھے وہ ایسے ہی تھے۔ کہ ہندؤں کو محمدیوں کے برخلاف کریں۔ اور محمدیوں کو ہندوؤں کے برخلاف:۔ اُن کے بیانات میں طرفداری کا دخل ہے:۔ مثل کے لئے گذشتہ جھگڑے کی کیفیت کا ملاحظہ کرو۔ جو پونا کے اخباروں میں درج ہوئی:۔ اُنہوں نے محمدیوں کو وجب مجرم ٹھہرایا۔ پر ہندوؤں کو الزام کی ایک بات نہ کہی۔ جو مسجد پر چڑھ گئے۔ اور اُسے جلا دینے پر آمادہ تھے:۔ ہندوؤں کی ہر ایک بات پر پردہ ڈالا گیا۔ اور محمدیوں کا قصور عیاں کیا گیا:۔ اخبار مذکور لکھتا ہے۔ کہ محمدی اخبار ہماری نظر سے نہیں گذرتے۔ لیکن عجب نہیں۔ کہ اُن اخباروں کا بھی یہی طریقہ ہو۔ کہ ہندوؤں کی نکتہ چینی۔ اور اپنے فرقہ والوں کی پشتی کرتے ہوں:۔ دراصل دونوں فریق قصوروار ہیں۔ محمدیوں کو نہ چاہیے کہ ہندوؤں پر حملہ کریں۔ اور ہندوؤں کو نہ چاہیے۔ کہ مسجدوں پر یورش کریں:۔ یقیناً فساد کا سبب یعنے مندروں اور مسجدوں کے آگے گانا بجانا کوئی ایسا سبب نہیں ہے۔ کہ رفع دفع نہو سکے:۔ کوئی حسب دلخواہ انتظام ہو سکتا ہے۔ اور جہاں تک جلد ہو۔ بہتر ہے:۔

ہندو بیواؤں کی ہمدردی

بمبئی دیپ مطبوعہ ۲۸ ستمبر میں ہندو بیواؤں کی مصیبت کا ایک بڑا بیان پایا جاتا ہے:۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ ہمارے معاصر نے دلیری سے اِس مضمون پر قلم اُٹھایا ہے۔ اور وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ اِس بارہ میں زیادہ لکھے گا:۔ تاکہ ہندو بیواؤں کے سلوک کی طرف لوگوں کی نظر رہے:۔ مخزن لکھتا ہے۔ کہ اگر کوئی ایسا بیان ہمارے اخبار میں شایع ہوتا۔ تو ہم پر ضرور مبالغہ کا اتہام لگایا جاتا۔ اِس لئے ہم زیادہ خوش ہیں۔ کہ ہمارے ایک معاصر نے اِس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لیا ہے:۔ ہندو بیواؤں کی ایذا رسانی کے باعث ہندو مذہب پر۔ ہندوؤں کی عقل و تمیز پر۔ اور ہندوؤں کے چال چلن پر ایک بڑا بھاری داغ ہے:۔ جب تک ہندو لوگ اپنی بیواؤں کے ساتھ واجبی ہمدردی اور خبرگیری کے بالعوض سختی اور بیرحمی کرتے رہیں گے۔ وہ یقین جانیں۔ کہ تب تک دنیا کی نظر میں اُنہیں عزت حاصل نہوگی:۔ اس واہیات خیال کو بالکل جگہ نہ دینا چاہیے کہ جورو کی کسی اگلی زندگی کے گناہوں کے باعث اُس کا شوہر مرجاتا ہے۔ ورنہ جب کسی کی جورو مر جائے۔ تو چاہیے۔ کہ اُس کے شوہر کے ساتھ بھی سختی و بیرحمی کی جاوے۔ کیونکہ وہ اپنی جورو کی موت کا باعث ہوا:۔ اُس کو بھی دن بھر میں ایک دفعہ کھانا دینا چاہیے۔ اور اُس کے اگلے جنم کے گناہوں کے باعث اُسے حقیر و ناچیز جاننا چاہیے جیسا سلوک بیوہ کے ساتھ کرتے۔ ویسا ہی سلوک رنڈوے کے ساتھ کرنا چاہیے:۔ پر وہ مثل ہے۔ کہ "زبردست کے ہیں بیس بسوے":۔

ینگ مینس ہندو ایسوسی ایشن

مخزن مسیحی ناقل ہے۔ کہ مدراس کے ہندوؤں کا ارادہ ہے۔ کہ جیسے مسیحیوں کے درمیان ینگ مینس کرسٹیئن ایسوسی ایشن ہے۔ ویسا ہی اپنے درمیان بھی اپنے جوانوں کے لئے ایک ایسوسی ایشن قایم کریں:۔ اُمید ہے۔ کہ وہ اپنے ارادہ کو پورا کریں گے:۔ یہہ ساری کوششیں اِس بات کو عیاں کرتی ہیں۔ کہ آیندہ کو ہندوستان کے باشندوں کی مذہبی حالت بہتر ہوگی:۔ ہندوؤں میں ایک بڑا نقص یہہ ہے۔ کہ وہ اپنے لوگوں کی مذہبی حالت کی نسبت کچھہ فکر نہیں کرتے:۔ ذات کی پابندی اُن کے لئے سب کچھہ ہے جب تک ذات کی پابندی ہوتی رہتی۔ کوئی پروا نہیں کرتا۔ کہ مذہبی اصول کیا ہونے چاہئیں اگر ایسے ایسے ایسوسی ایشن اُن میں جاری ہوں۔ تو ہندو مذہب کی کمی جلد واضح ہو جائیگی۔ کیونکہ حق کے طالبوں کو روحانی آسودگی حاصل نہوگی:۔ ایسے ایسوسی ایشن بطور زینہ کے ہیں۔ جو اُنہیں خداوند مسیح تک پہنچائیں گے۔ جو آدمی کی روح کو آسودگی عنایت کرتا ہے:۔ ہندوستان میں یہہ وہ دن ہیں۔ جن میں لوگوں کے دلوں میں روحانی بےچینی پائی جاتی ہے۔ اس لئے ہر ایک ایسی کوشش فائدہ سے خالی نہیں ہے:۔ جیسے مدراس کے لوگوں کی تجویز ہے۔ کیوں اور شہروں کے لوگ بھی اپنے جوانوں کے لئے ایسا انتظام نہیں کرتے؟

وہ ہندو جوان جو ذی علم و ذی عقل ہیں۔ اور جو بت پرستی کی برائیوں کو دیکھتے ہیں۔ کیوں وہ ایک ایسی سوسایٹی قایم نہیں کرتے۔ جو بت پرستی کو رد کرے؟ جب تک ہندوستان کے باشندے بت پرست رہیں۔ وہ دنیا کی تعلیم یافتہ قوموں کے درمیان اپنا سر بلند نہیں کر سکتے۔ بلکہ نیم تعلیم یافتوں میں شمار کئے جائیں گے:۔ یہاں ایک بڑا موقع اور بڑا کام اُن کے آگے ہے۔ جس سے وہ بڑا فائدہ اپنے ملک والوں کو پہنچا سکتے ہیں:۔ اُمید ہے کہ سیکڑوں آدمی ایسی سوسایٹی میں شامل ہو جائیں گے۔ کیونکہ تعلیم یافتہ ہندو اپنے دلوں میں بت پرستی سے ہٹے ہوئے ہیں:۔ یہہ دیکھہ کر ہمیں اکثر تعجب ہوا۔ کہ تعلیم یافتہ ہندو یورپین لوگوں کے آگے یہہ کہتے ہوئے شرماتے ہیں۔ کہ ہم مورت پوجتے ہیں:۔ اگر اُن کا دل دراصل مورت سے ہٹ گیا ہے۔ تو دلیری سے اپنی رائے ظاہر کریں۔ اور بت پرستی سے مخالفت کریں+

زار روس کا انتقال

یکم نومبر کو بوقت سوا دو بجے بعد دوپہر زار روس اِس جہان سے چل دئے:۔ ایک روز پیشتر ہی اُمید قطع تھی کھانسی اور خون متواتر آتا تھا۔ رات بھر آرام چوکی پر بیٹھکر کاٹی سہارا لینے سے بہت درد و تکلیف ہوتی تھی:۔ حضور پرنس و پرنسس آف ویلز روسیا کو آرہے تھے کہ راہ میں سنا کام تمام ہو چکا ہے:۔ پایہ تخت روس میں سخت ماتم کا عالم ہے جہاں شاہی علم نیچا کر دیا گیا ہے:۔ تمام بازار ماتم زدہ رعایا سے پُر ہیں اور

لوچیا سے مزید خبر کے منتظر ہیں۔ یورپ کی تمام طاقتوں نے دلی رنج کا اظہار کیا سب لوگ دل سے افسوس کرتے ہیں۔ زار روس کا اصل نام الگزنڈر سوم تھا اور وہ ۱۸۴۵ء میں پیدا ہوئے تھے۔ یہہ اپنے بڑے بھائی کی وفات کے بعد ولیعہد قرار دئے گئے تھے نہایت امن دوست تھے۔ ان کے بڑے بھائی جس عورت سے منسوب تھے ولیعہد ہونے پر اُسی کے ساتھ انہوں نے شادی کی تھی۔ زار مرحوم کی ملکہ شاہ ڈنمارک کی دختر اور حضور پرنسس آف ویلز کی ہمشیرہ ہیں۔ زار مرحوم ۱۸۷۷ء کے جنگ روم میں ایک فوجی کمان پر لڑائی میں مقرر تھے اُس زمانہ میں جنگ کی بربادی کو دیکھ کر جنگ سے کمال نفرت دلنشین ہوگئی تھی۔ زار روس نے اپنی عمر میں جنگ کے روکنے میں کوئی دقیقہ چھوڑا نہ بھی باعث امن رہا +

عجیب عادت

سہارنپور میں ایک جائنٹ مجسٹریٹ صاحب کو قلم چبانے کی ایسی عادت ہے کہ ہر روز اُن کو ایک قلم درکار ہوتا ہے۔ دفتری نے تنگ ہو کر اُن کو پر کا ٹکڑا دیا کہ شاید صاحب اس سے کچھ کراہت کر کے اُس کو منہ میں نہ دیں لیکن صاحب بہادر اس کو بھی اڑا گئے اب یہہ تجویز ٹھہری ہے کہ صاحب کے لئے لکڑی کے ارزاں قلم منگائے جایا کریں یا لوہے کے قلم +

بمبئی

میں ایک پٹھان مسمی فیض محمد نے ایک دوسرے پٹھان سردار یار محمد کو چھرے سے ہلاک کیا اور اپنی بیوی مسماۃ آمینہ پر قاتلانہ حملہ کیا مگر عورت زخم کھا کر زندہ بچ رہی۔ قاتل جرم سے اقراری ہے اور وجہ ارتکاب قتل بیوی کی بدچلنی بیان کرتا ہے عدالت نے ۲۰ نومبر تک مقدمہ ملتوی کیا تو اس نے کہا کیوں تاخیر کیجاتی ہے کیوں جلدی فیصلہ نہیں کیا جاتا جبکہ مجھے جرم سے اقبال ہے اور پھانسی کے لئے خوشی سے تیار ہوں +

دیسی گارڈوں کی شکایت

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے دیسی گارڈ اپنی وردی کی تبدیلی کے متعلق جو کہ قابل نوٹس ہے بہت شاکی معلوم ہوتے ہیں سابق میں وہ سفید وردی مثل اپنے ہم پیشہ انگریز گارڈوں کے استعمال کیا کرتے تھے اور کہ اپنی خوشی سے بلکہ چاؤ سے مگر اب ایک سرکلر بدیں مضمون جاری ہوا ہے کہ وہ سب آئندہ سے نیلی وردی استعمال کیا کریں اور فی الحال یہہ نیلی وردی مہتروں ڈپو پوٹروں ٹکٹ کاٹنے والوں اور دیگر کم حیثیت ملازمان ریل کے لئے مستعمل ہے اور نیٹو گارڈ اس تبدیل وردی کے متعلق اپنی ہتک سمجھتے ہیں امید کہ یقیناً صاحب منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے اِس کمینے حکم کے متعلق تحقیقات فرما کر غور کریں گے کہ یہہ حکم کہاں تک بجا ہے اور بہ نسبت اس کے کہ اُن لوگوں میں بددلی اور بیزاری پھیلے اس کے اچھے بُرے انجام کو سوچ لیں گے +

فی کس اوسط خرچ

ایک اخبار لکھتا ہے کہ اوسط نکالی گئی ہے کہ ایک انگریز ۱۵ پونڈ ۱۲ شلنگ فی سال اپنی خوراک پر خرچ کرتا ہے۔ ایک فرانسیسی ۹ پونڈ ۸ شلنگ جرمنی کا باشندہ ۸ پونڈ ۸ شلنگ سپین کا رہنے والا ۴ پونڈ ۱۶ شلنگ۔ ایک روسی ۴ پونڈ ۱۲ شلنگ اور ایک ہندوستانی صرف ایک پونڈ آج کل ایک پونڈ کی قیمت ۱۷ روپے چھ آنے ہیں +

مے نوشی کے نتائج

تحفہ ہند لکھتا ہے کہ :۔ زمانہ قدیم میں آریہ ورت میں شراب مطلق نہ پی جاتی تھی اہل اسلام کے زمانہ میں اس کا رواج ہمارے ملک میں شروع ہوا اور صاحبان انگریز کے زمانہ میں انتہا کو پہنچ گیا +

وہ آریہ بھائی جن کے باپ دادوں نے شراب اٹھا سے بھی نہ چھوئی تھی انگریزی تعلیم کے اثر کی بدولت شب و روز برانڈی کی بوتلیں اڑاتے ہیں۔ ایسے جگر اعرق کی نذر ہم اپنی تمام دولت۔ عزت خصلت۔ عرفت اور تندرستی کر چکے اور افسوس کہ اب بھی خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے۔

مے نوشی کا اثر خاندان میں نسلاً بعد نسلاً اپنا ظہور دکھلاتا ہے۔ شرابی کی اولاد بھی شرابی ہوتی ہے۔ شرابیوں کے لڑکوں کا ڈھانچہ کمزور ہوتا ہے اور وے اپنے والدین کی عادت و اطوار سیکھ کر خود شرابی ہو جاتے ہیں۔ اور اسی طرح سے اس برائی کا سلسلہ نسلاً بعد نسلاً جاری رہتا ہے حتی کہ خاندان نیست و نابود ہو جاتا ہے +

شراب سے روپیہ کا نقصان۔ تندرستی کا نقصان اور عاقبت کا نقصان ہوتا ہے۔ غرضیکہ اس سے فائدہ کسی طرح نہیں۔ یہہ بھی دکھڑا رونا ہمیں اہل اسلام کی بدولت نصیب ہوا۔ گو اُن کے مذہب میں اس کا استعمال منع ہے لیکن تمام مسلمان بادشاہ برابر اس کا استعمال کرتے تھے اور فارس میں اس کا رواج ہند سے کہیں زیادہ ہے۔

اس کی دو دلیل ہیں اول تو یہہ کہ زبان فارسی او عربی میں شراب کیواسطے الفاظ بہ نسبت سنسکرت کے کہیں زیادہ ہیں۔ دوم ہند میں کوئی خاص مقام مثل فارس کے شیراز کے شراب کے واسطے مخصوص نہیں اور نہ اس قدر شراب کی کہیں تعریف دیکھنے میں آتی ہے جتنی کہ زبان فارسی میں۔ ہاں البتہ اب انگریزوں کے زمانہ میں شاہجہانپور دوسرا شیراز ہوا جاتا ہے +

عجیب شوق

شاہ ایران کو بلبلوں کا بہت بڑا شوق ہے اُنکے یہاں تین ہزار بلبلیں پالو موجود ہیں اور جس بلبل کا نام مرخاں ہے یہہ بلا کی بہت خوبصورت ہے اور خود شاہ کے برتن میں کھانا کھاتا ہے شاہ ایران کے ساتھ ہر وقت ایک کتا رہتا ہے۔ ایک روز شاہ فوج سے قواعد لے رہے تھے کہ وہ کتا اُنکے ساتھ ہو لیا اور اس بعض سے اُس کتے نے شاہ

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

زار روس یکم نومبر کو ساڑھے دو بجے بعد دوپہر انتقال کر گئے۔ دم آخر تک ہوش میں رہے۔ شاہی پادری نے آخری دعا مانگی۔ اُن کی لاش شاہی اعزاز کے ساتھ لویڈیا سے لا کر ۱۰ نومبر کو سینٹ پٹیرسبرگ میں دفن کی جائیگی +

حضور قیصر ہند نے روس کے شاہی خاندان کو پیغام تعزیت ارسال فرمایا ہے۔ اُس میں دلی ہمدردی کا اظہار ہے۔ اور یہہ کہ ہماری تمام وفادار رعایا افسوس میں شامل ہے +

ایشیائی روس سے خبر آئی ہے کہ فوج چین کے معرور لوں نے سرحد روس پر کئی ایک سرحدی چوکیوں پر حملہ کیا۔ اور ایک چوکی سے سامان جنگ لوٹ لیا۔ روسیوں نے بھی مقابلہ کیا چنانچہ ۱۰۰ چینی قتل کئے گئے +

ولیعہد روس جو اپنے والد مرحوم کے بجائے تخت نشین ہوں گے اُن کا نام نکولاس ثانی ہے۔ اُنہوں نے ایک اشتہار نافذ کیا ہے کہ اپنے والد کی وصیت کے مطابق ملک کی طاقت و شان کو پُرامن ترقی دینا اپنا فرض سمجھیں گے +

فرانس میں زار روس کی وفات پر سرکاری خبر سرکاری طور پر ماتم ہو رہا ہے۔ تمام تھیٹر اور تماشہ گاہ بند ہیں۔ مجلس وزارت بھی برخاست کر دی گئی ہے۔ کیونکہ فرانس کو اُن کی دوستی پر بڑا بھروسا تھا +

جرمنی کے وزیر اعظم کونٹ کیپروی مستعفی ہو گئے۔ مستعفی ہونے کی اصل وجہ اب تک پوشیدہ ہے۔ شہنشاہ جرمنی نے مستعفی وزیر اعظم کو سیاہ عقاب کا اعزاز عطا فرمایا +

امریکہ کے مغربی اضلاع سے خوفناک آتش زدگی کی خبر آئی ہے۔ بعض اشخاص نے دشمنی کے باعث اپنے پڑوسی کے ذخیرہ خشک گھاس میں آگ لگا دی جو فوراً تمام میدانوں اور جنگلات میں پھیل گئی۔ کئی دیہات اور قصبے جل گئے اور آٹھ سو سے زیادہ آدمی ہلاک ہو گئے +

تازہ خبر ہے کہ جاپانی فوج پورٹ آرتھر کے ایک قلعہ پر قابض ہو گئی ہے۔ چینی فوج خیانچنگ میں سخت شکست کھا کر موکدن کو بھاگ گئی ہے۔ ابھی تک جاپانیوں کی فتح ہے +

یالو پر متواتر شکستوں سے تمام چینی فوج بالکل حیران و پریشان ہو گئی ہے۔ موکدن اور پیکن کے راستے بالکل کھلے پڑے ہیں۔ جاپانی بڑے زوروں پر ہیں +

کوریا سے خبر آئی ہے کہ جو مشنری وہاں کام کرتے ہیں کسی طرح کے خطرہ میں نہیں ہیں۔ مگر اُن کا کام صرف سیئول دار الخلافہ میں چلتا ہے۔ کھانے کی چیزیں اس قدر مہنگی ہیں جیسا کال پڑ گیا ہے +

خبر ہے کہ ایسا ظہور میں آنے والا ہے کہ گورنمنٹ کے دفاتر میں پنکھہ قلیوں کی تنخواہ کا صیغہ بند کر دیا جائے گا۔ اور اُن کے بجائے کم درجہ کے کلرک باری باری سے پنکھا کھینچا کریں گے +

بمبئی میں اس سال ۲۵ عورتیں انٹرنس کے امتحان میں پاس ہوئیں۔ منجملہ جن کے ۱۵ عیسائی۔ نو پارسی اور صرف ایک ہندو تھی مسلمانوں میں نسواں تعلیم کی کمی کا بمبئی میں بھی ایسا حال قابل افسوس ہے +

اجمیر۔ ۳۰ اکتوبر کو بوقت صبح یہاں ایک شخص کو پھانسی دی گئی۔ کچھ عرصہ ہوا کہ اُس نے قصبہ بہنائے میں ایک عورت کو کلہاڑی سے قتل کر ڈالا تھا اب اپنے کیفر کردار کو پہنچ گیا +

بنارس سے خبر آئی ہے کہ بابو گور ہری چکرورتی وکیل ہائیکورٹ کے ایک بدمعاش نے لٹھہ مارا بدمعاش گرفتار ہو گیا ہے۔ مگر یہہ نہیں معلوم ہوا کہ اُس نے کس شخص کی تحریک سے یہہ حملہ کیا +

غازی پور کے محکمہ افیون کے کلرکوں کی شکایت واجبی ہے۔ کہ اُن سے آیتوار کے روز بھی کام لیا جاتا ہے۔ حالانکہ پادریوں کی تحریک پر یہہ امر پاس ہو چکا ہے کہ کوئی سرکاری دفتر آیتوار کو نہ کھلے +

جن دو قیدیوں نے چناواں میں داروغہ جیل کی ناک کاٹی تھی انہیں سات سات سال کی قید سخت اور ایک سو پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔ بصورت جرمانہ ادا نہ کرنے کے ڈیڑھ سال کی قید مزید ہو گی +

لاہور میں بقول ہفتہ وار بخار کے ہاتھوں ایک قتل عام مچا ہوا ہے۔ پچھلے تین ہفتوں مختتمہ ۲ اکتوبر میں ۳۱۲ اموات صرف بخار سے ہوئیں۔ میونسپلٹی اس کے دفعیہ کی کوشش میں سرگرم ہے +

لاہور۔ تعجب سے سنا گیا کہ کٹڑہ سیگل کی گلی میں ایک عورت نے جوئے میں اپنی سونے کی ٹاڈ قیمتی دو سو روپیہ ہار دی:: جبکہ مرد جوا کھیلیں گے تو اُن کی عورتیں کب تک پیچھے رہنے والی ہیں +

جہلم سے ایک اور گپ مشہور ہوئی ہے کہ امیر کو خفیف بیماری تھی۔ لیکن اُنھوں نے اپنے ملازمین کے خلوص عقیدت کے امتحان کرنے کے لئے ارادتاً اپنے انتقال کی خبر مشہور کرا دی تھی +

ڈیرہ نانک دگورداسپور سے شکایت سنی گئی کہ مدرسین و دیگر ملازمین کو ماہ جولائی سے آج تک تنخواہ نہیں ملی۔ اس لئے فاقہ کشی کی نوبت پہنچ گئی ہے +

حضور وایسرائے ۳۱ اکتوبر کو شاہ پور سے روانہ ہو کر دوسرے روز صبح کے نو بجے امرتسر میں رونق افروز ہوئے۔ دربار صاحب کی سیر کے بعد ٹون ہال میں کمیٹی کی طرف سے ایک اڈرس پیش کیا گیا +

گوجرانوالہ میں ایک بنیا تیل کے پیپے کی جہالت انگاری سے پگھلا رہا تھا۔ تیل نے آگ لے لی اور پیپا پھٹ گیا۔ ایک لڑکی جو سودا لینے آئی تھی اُس کے کپڑوں میں آگ لگ گئی اور دو گھنٹے بعد مر گئی +

رُوئداد جلسہ خاص میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس صاحبان ذیل مقام منعقدہ باغ سرکاری بروز جمعہ - ۱۱ اپریل ۱۸۹۴ء ٭

ایچ برٹن صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر - شہزادہ نادر صاحب سی آئی ای پریزیڈنٹ - بابو رائے بڑودہ صاحب - کنٹھ لال وائس پریزیڈنٹ سردار بچھمی سہائے صاحب سردار بہادر - سردار محمد فیاض علی خان صاحب - لالہ راجبیہ اس صاحب - لالہ منسارام صاحب ساہوکار - لالہ جگل کشور صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس - لالہ منسارام صاحب سوداگر - پیرجی غلام محی الدین صاحب - لالہ دیویداس صاحب - مولوی محمد حسن صاحب - لالہ مولراج صاحب - لالہ شادی رام صاحب - منشی رحیم بخش صاحب - ڈاکٹر چین شاہ صاحب خان بہادر ٭

نمبر ۱ - یادداشت سکرٹری مورخہ ۱۱ اپریل ۱۸۹۴ء بدیں مضمون پڑھی گئی - کہ تعداد درخواست ہائے واپسی ... قطعہ ہو اور زرواجب الادا ہر درخواست ہائے مذکور مبلغ عہ ہزار روپیہ ہے - رقم واپسی سال رواں میں دینی پڑیگی غالباً اعہ ہزار روپیہ ہے اور کل رقم واجب الادا مع رقم بقایا سال ہائے ماضیہ عہ ہزار ہوگی - رقم مندرجہ بجٹ سال حال بابت زرواپسی عہ روپیہ ہے یا یوں کہیں کہ عہ ہزار روپیہ رقم واجب الادا سے کم ہے رقم آمدنی چونگی مندرجہ بجٹ سنہ رواں ۹۳۰۰۰ ہزار ہے اور مثل سال گذشتہ بیشی ہوئی جیسی کہ سال گذشتہ میں ۳۰۰۰ ہزار روپیہ بیشی ہوئی تھی منظوری گورنمنٹ دربارہ درستی بجٹ حاصل ہوسکتی ہے لیکن ایسی درخواست قبل از اکتوبر ۱۸۹۴ء نہیں ہوسکتی جبکہ چھ ماہ کی آمدنی کا حال پوری طور سے معلوم ہو چکے گا اور چونکہ امسال بہ نسبت سال گذشتہ فصل ربیع زیادہ اچھی معلوم ہوتی ہے اسوجہ سے امید ہے کہ بہ نسبت رقم مندرجہ بجٹ ۳۰۰۰ ہزار روپیہ سے بھی زیادہ بیشی آمدنی میں ہوگی اس صورت میں کسی انتقال کی ضرورت نہیں پڑیگی اور اگر آمدنی رقم مندرجہ بجٹ کے برابر بھی ہوئی تو مدات ذیل سے انتقال ہو سکے گا ٭

مد بجٹ	رقم مندرجہ بجٹ	رقم جسکا انتقال ہوسکیگا	باقی
مسلخ	الساعہ	سار	العہ
چڑیا خانہ	سار	سار	ندارد
جلسے وغیرہ	سار	سار	”
اخراجات نادیدہ چونگی	۱۱العہ	۱۱العہ	”
صفائی	عہ ہزار	اسائے ر	لعہ صماللعہ ہزار
مرمت نالی ہائے	الس ہزار	صمار	صمار
مرمت سڑک وغیرہ	للمہ ہزار	العہ صما ہزار	اعہ صما ہزار
اخراجات دیہی	السکار	السکار	ندارد
ضیغہ تعمیرات			

تفصیل مفصلہ ذیل سے کارروائی متعلقہ واپسی بہ نسبت پانچ سال گذشتہ ظاہر ہوگی اور بحساب اوسط اندر پنج سالہ گذشتہ ۸ر فی روپیہ واپسی دیگئی ہے - مسٹر ڈالا پوٹا صاحب ایجنٹ رالی برادرز نے میونسپل تحصیلدار سے کہا کہ کمیٹی انبالہ نے مدت تک واپسی نہیں دی اور جب دے تو ۸ر فی روپیہ کے حساب سے دیگر قطعی فیصلہ کر لیا ہے یعنے قسطیں مقرر کی ہیں اور جالندہر کی کمیٹی نے بھی دیر تک جھگڑا رہنے کے بعد کچھ فیصلہ کیا ہے جسکی تفصیل معلوم نہیں اگر انبالہ کی نظیر پر کاربندی کی جاوے تو بلا وقت ابھی روپیہ دیا جاسکتا ہے اگرچہ کچھ مدت تک دیگر اخراجات بند کرنے پڑیں گے اور اس طرح کارروائی ہونے میں بازرگان واپسی کو دیر تک انتظار نہیں کرنا پڑے گا ٭

۱- باتفاق رائے تجویز ہوئی کہ خرچ تعلیم جو کمیٹی کو دینا پڑتا ہے اس کو حال میں اور آیندہ کے لئے فیصدی مقرر کردہ گورنمنٹ تک محدود کیا جاوے ٭

۲- یہہ کہ اس سے پہلے فیصدی غلط طور سے اُس آمدنی میونسپل پر شمار کیجاتی ہے جس میں رقم ایسی بھی شامل ہوتی ہے جو کمیٹی کی آمدنی نہیں ہے بلکہ وہ تو لوگوں کی طرف سے بطور امانت کمیٹی کے قبضہ میں ہے جو مطالبہ کرنے پر واجب الادا ہوتی اور دینی پڑتی ہے اور یہہ کہ اسی وجہ سے کمیٹی اپنے واجب الادا قرضے کے ادا سے بھی جو لوگوں کا دینا ہے قاصر ہے جسکی تعداد اسوقت عہ ہزار روپیہ ہے اور جس کے پورا کرنے کے لئے کوئی روپیہ موجود نہیں ہے ٭

۳- یہہ بھی تجویز ہوئی کہ ادہر سے بھی اس عہ ہزار کے لوگوں کو ادا کرنے کے لئے کفایت نکالیں گے جس سے کہ یہہ قرضہ جس قدر جلد ممکن ادا ہوجائے ٭

۴- یہہ بھی تجویز ہوئی کہ تنخواہ ماہوار احمد شاہ سکرٹری و جعفر حسین خان تحصیلدار چونگی و چھجو خان داروغہ صفائی و منتظم میونسپل اور سپرورزنیٹ رائے الہمد و دیگر اشخاص جن کی تنخواہ عہ روپیہ ماہوار سے زاید ہے اپنی حال کی تنخواہ کے نصف کے برابر رہے یہانتک کہ قرضہ بابت واپسی بے باق ہوجائے اور اس سکیم کی سنہ رواں سے عملدرآمد شروع ہوگا ٭

۵- یہہ بھی تجویز ہوئی کہ جس قدر روپیہ بعد خرچ آمدنی باقی رہے وہ کل کا کل ادائیگی واپسی آگے میں لگایا جاوے ٭

۶- یہہ بھی تجویز ہوئی کہ جب تک واپسی کا کل روپیہ ادا نہ ہوجائے کوئی مرمت ... کے علاوہ ایسی مرمت ہائے کے جو بلحاظ سلامتی عامہ ضروری ہوں کمیٹی کی طرف سے نہ کروائی جاویں ٭

۷- یہہ کہ کمیٹی ایک خاص سب کمیٹی بناوے جس میں کارروائی دربارہ بہتر انتظام متعلق واپسی و وصول چونگی اور بہتر طریقہ سالانہ بجٹ کے مرتب کریگا اور عموماً دفتر کے کام کا تصفیہ ہو ٭

۸- یہہ کہ لالہ راجبیہ اس صاحب خواجہ احسن شاہ صاحب کو ایک سب کمیٹی اصلاح انتظام کارروائی چونگی کے لئے مقرر کیا جاوے اور انہیں اختیار دیا جاوے کہ اور جس ممبر کو چاہیں اپنے ساتھ شریک کریں اور یہہ کہ رائے بڑودہ صاحب جس کی پہلے ہی سے دفتر اور کتب خانہ

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور

نئی کتاب ۔ نئی کتاب ۔ نئی کتاب

چراغ کلام بطریق حیات ۔ یہہ ایک مشہور کتاب موسومہ ڈیلی لائٹ (Daily Light) کا اردو ترجمہ ہے اس میں صبح و شام کیلئے جداجدا سال کے ہر ایک دن کے لئے بیبل کی ہم مضمون آیات کو مختلف مقامات سے جمع کرکے یوم وار ترتیب دیا ہے جو لوگ عبادتی مطالب بالغور و فکر بار وحانی خوراک حاصل کرنیکے لئے کلام الٰہی کو استعمال کرتے ہیں اُنکے لئے نہایت مفید و کارآمد ہے ۔ یہہ کتاب چھوٹی تقطیع کے ۳۶۸ صفحوں پر اردو رومن اکھر و میں نہایت خوشخط چھاپی گئی اور بآسانی کوٹ کی جیب میں رکھہ سکتے ہیں ۔ جلد نرم ہے اور لپیٹی جا سکتی ہے رنگین کپڑے یا عمدہ ولائتی چمڑے میں مجلد مل سکتی ہے قیمت فی جلد دو روپیہ ولائتی چمڑے کی جلد ۔ معمولی کپڑے کی ۔ فارسی اردو ولائتی چمڑا کپڑا عمدہ

بیبل کے مطالعہ کے لئے تین سالہ کورس ۔ مرتبہ پیٹرسن صاحب یہہ رسالہ جس کے ترجمے اور اشاعت کے لئے ریلجس چرچ کونسل نے گذشتہ سال کے جلاس میں اپنے رزولیوشن نمبر ۵ میں سفارش کی تھی اب ترجمہ ہو کر اردو اور رومن میں چھاپا گیا ہے ۔ یہہ کتاب بیبل خوانوں کیلئے نہایت مفید ہے علاوہ جدول اعداد اور روزانہ کے درجس کو اس طور پر ترتیب دیا ہے کہ عہد عتیق تین سال میں عہد جدید سال بھر اور زبور کی کتاب ۶ ماہ میں ختم ہو جاتی ہے اور علاوہ ابتدا میں طریق مطالعہ کے لئے بعض عملی ہدایات بھی درج کی ہیں جو نہایت مفید اور کارآمد ہیں ۔ یہہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ اس کورس میں عہد عتیق و عہد جدید کے ورد دعائے عمیم کے صبح کے دوسرے ورد کی ترتیب کے مطابق رکھے گئے ہیں ۔

یہہ کورس جنتری کے موافق نہیں کہ اُسے ہر سال بدلنا پڑے بلکہ ایک نسخہ ہمیشہ کے لئے استعمال ہو سکتا ہے ۔ اور ایسی تقطیع پر چھاپا گیا ہے کہ اردو رومن بائبل کی چھوٹی بیبل میں رکھا جا سکے ۔ قیمت فی جلد اُردو یا رومن ۲ محصول ڈاک ۱ ۔ اور پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی کے کتب خانہ واقع انارکلی لاہور یا اشتہار سے مقررہ قیمت بھیجنے پر مل سکتی ہیں ۔

المشتہر ۔ اسسٹنٹ سکرٹری انارکلی لاہور

شعر و سخن

خمسہ

طبعزاد لطیف بر غزل سفیر

چھائی ہوئی گناہ کی کس دم گھٹا نہ تھی
دل سے سوائے آہ نکلتی صدا نہ تھی
فکر نجات کب مجھے بھاری بلا نہ تھی
آزار سے گناہ کے ممکن شفا نہ تھی
عیسیٰ کے خوں سوا کوئی اس کی دوا نہ تھی

میری سیاہ کاری کی کوئی نہیں تھی حد
سوئی گناہ مجھکو بہاتا تھا نفس بد
مونس بنا نہ کوئی کسی نے نہ کی مدد
تھا خوف بازپرس گناہان لاتعد
اندوہ و رنج و یاس کی کچھ انتہا نہ تھی

نخوت ۔ خودی ۔ غرور تھا اپنے مزاج میں
ہمسر کسی کو سمجھا نہ کل اور خراج میں
جا دیکھا انجمن میں سبھا میں سماج میں
پھرتے تھے مارے مارے تلاش علاج میں
اس بے خطا دوا کی خبر مطلقاً نہ تھی

افسوس سارا وقت یہہ غفلت میں کھو دیا
ہم ڈھونڈتے تھے جو اپنے مرض کی کوئی دوا
آیا خیال بھی نہ کوئی حیف دوسرا
مثل جہاں عمل پہ تھے نازاں پئے شفا
ہم کو نوید فضل کی پہنچی ندا نہ تھی
از حد غرور تھا مجھے اعمال نیک پر

بھولا ہوا تھا دائماً اعمال نیک پر
نازاں میں ہر گھڑی رہا اعمال نیک پر
تھا آسرا نجات کا اعمال نیک پر
دنیا میں کوئی اُس سے زیادہ خطا نہ تھی

لاچار ہو رہا تھا غم خوفناک سے
پہنچا مسیح پاس نہایت تپاک سے
سب مرض دور ہو گئے اُس در کی خاک سے
حاصل ہوئی صحت مدد روح پاک سے
تقدیر ورنہ اپنی تو ایسی رسا نہ تھی

روز ازل سے ساتھ خدا کے تھا وہ خدا
مکر و دغا فریب نہ تھا اُس میں مطلقاً
پشت و پناہ اہل جہاں شان کبریا
مہر سپہر فضل و عطا مظہر خدا
اوصاف حق سے طبع بشر آشنا نہ تھی

ظاہر ہوئی نجات ممات مسیح سے
حاصل ہوئی حیات حیات مسیح سے
جو کچھ بشر کو سب ہو صفات مسیح سے
انسانیت کو فخر ہو ذات مسیح سے
عزت تھی خاک کی مگر اس کی ذرا نہ تھی

پہنچی گنہگاروں کی فریاد کی صدا
لے کر نجات دنیا میں آیا وہ برملا
قدرت کا اپنی سب کو اچنبھا دکھا دیا
مردے کو زندہ کر دیا روحی لک الفدا
دار فنا میں کوئی اُمید بقا نہ تھی

چاروں طرف گناہ تھا تاریک تھا جہاں
لب پر ہر اک بشر کے تھی آہ و فغاں
اک نور آسمان سے ہوا ایک بیک عیاں
یعقوب کے ستارے سے روشن ہوا جہاں
شمس و قمر میں اُس سے زیادہ ضیا نہ تھی

پادری ۔ ای ۔ پی ۔ نیوٹن صاحب مہتمم نورافشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں اکبر واٹلی کے اہتمام سے چھپا